بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

شمارہ 37

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

2 محرم 1440 ہجری قمری ● 13 تبوک 1397 ہجری شمسی ● 13 ستمبر 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

اَلشَّیۡطٰنُ یَعِدُکُمُ الۡفَقۡرَ وَیَاۡمُرُکُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ۚ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمۡ مَّغۡفِرَۃً مِّنۡہُ وَفَضۡلًا ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ○

(سورۃ البقرہ: 269)

ترجمہ: شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور تمہیں فحشا کا حکم دیتا ہے جبکہ اللہ تمہارے ساتھ اپنی جناب سے بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ اور اللہ وسعتیں عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 ستمبر 2018 کو جلسہ گاہ جرمنی بمقام کارلسروئے سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسکا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

جیسا کہ مسلمانوں نے یہودی عیسائی بننے سے یہود نصاریٰ کی بدی کا حصہ لیا ایسا ہی اُن کا حق تھا کہ بعض افراد اُن کے اُن مقدس لوگوں کے مرتبہ اور مقام سے بھی حصہ لیں جو بنی اسرائیل میں گزر چکے ہیں

خدا تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ اس اُمت میں اس زمانہ میں ہزارہا یہودی صفت لوگ تو پیدا کرے اور ہزارہا عیسائی مذہب میں داخل کرے مگر ایک شخص بھی ایسا ظاہر نہ کرے جو انبیائے گزشتہ کا وارث اور ان کی نعمت پانے والا ہوتا

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

اب تیسری پیشگوئی خود ماننے کے لائق ہے کہ جیسا کہ مسلمانوں نے یہودی عیسائی بننے سے یہود نصاریٰ کی بدی کا حصہ لیا ایسا ہی اُن کا حق تھا کہ بعض افراد ان کے اُن مقدس لوگوں کے مرتبہ اور مقام سے بھی حصہ لیں جو بنی اسرائیل میں گزر چکے ہیں یہ خدائے تعالیٰ پر بدظنی ہے کہ اُس نے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کی بدی کا تو حصہ دار ٹھہرا دیا ہے یہاں تک کہ اُن کا نام یہود بھی رکھ دیا مگر اُن کے رسولوں اور نبیوں کے مراتب میں سے اس اُمت کو کوئی حصہ نہ دیا پھر یہ اُمت خیر الامم کس وجہ سے ہوئی؟ بلکہ شرّ الامم ہوئی کہ ہر ایک نمونہ شر کا ان کو ملا مگر نیکی کا نمونہ نہ ملا۔ کیا ضرور نہیں کہ اِس اُمت میں بھی کوئی نبیوں اور رسولوں کے رنگ میں نظر آوے جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں کا وارث اور اُن کا ظل ہو؟ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ اس اُمت میں اس زمانہ میں ہزارہا یہودی صفت لوگ تو پیدا کرے اور ہزارہا عیسائی مذہب میں داخل کرے مگر ایک شخص بھی ایسا ظاہر نہ کرے جو انبیائے گزشتہ کا وارث اور ان کی نعمت پانے والا ہوتا پیشگوئی جو آیت اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ سے مستنبط ہوتی ہے وہ بھی ایسی ہی پوری ہو جائے جیسا کہ یہودی اور عیسائی ہونے کی پیشگوئی پوری ہوگئی اور جس حالت میں اس اُمت کو ہزارہا بُرے نام دیئے گئے ہیں اور قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہود ہو جانا بھی ان کے نصیب میں ہے تو اس صورت میں خدا کے فضل کا خود یہ مقتضا ہونا چاہئے تھا کہ جیسے گزشتہ نصاریٰ سے اِنہوں نے بُری چیزیں لیں اسی طرح وہ نیک چیز کے بھی وارث ہوں اسی لئے خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں آیت اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ میں بشارت دی کہ اس اُمت کے بعض افراد انبیائے گزشتہ کی نعمت بھی پائیں گے نہ یہ کہ نرے یہود ہی بنیں یا عیسائی بنیں اور ان قوموں کی بدی تو لے لیں مگر نیکی نہ لے سکیں۔ اسی کی طرف سورۃ تحریم میں بھی اشارہ کیا ہے کہ بعض افراد اُمت کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ مریم صدیقہ سے مشابہت رکھیں گے جس نے پارسائی اختیار کی تب اُس کے رحم میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور عیسیٰ اس سے پیدا ہوا۔ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس اُمت میں ایک شخص ہوگا کہ پہلے مریم کا مرتبہ اُس کو ملے گا پھر اُس میں عیسیٰ کی روح پھونکی جاوے گی تب مریم میں سے عیسیٰ نکل آئے گا یعنی وہ مریمی صفات سے عیسوی صفات کی طرف منتقل ہو جائے گا گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسیٰ ہونے کا بچہ دیا اور اس طرح پر وہ ابن مریم کہلائے گا جیسا کہ براہین احمدیہ میں اوّل میرا نام مریم رکھا گیا اور اسی کی طرف اشارہ ہے الہام صفحہ 241 میں اور وہ یہ ہے کہ اَنّٰی لَکِ هٰذَا یعنی اے مریم تو نے یہ نعمت کہاں سے پائی؟ اور اسی کی طرف اشارہ ہے صفحہ 226 میں یعنی اس الہام میں کہ هز الیك بجذع النخلة یعنی اے مریم کھجور کے تنا کو ہلا۔ اور پھر اُس کے بعد صفحہ 496 براہین احمدیہ میں یہ الہام ہے یا مریم اسکن انت وزوجك الجنة نفخت فيك من لدنی روح الصدق یعنی اے مریم تو مع اپنے دوستوں کے بہشت میں داخل ہو میں نے تجھ میں اپنے پاس سے صدق کی روح پھونک دی خدا نے اس آیت☆ میں میرا نام روح الصدق رکھا۔ یہ اس آیت کے مقابل پر ہے کہ نَفَخۡنَا فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِنَا۔ پس اس جگہ گویا استعارہ کے رنگ میں مریم کے پیٹ میں عیسیٰ کی روح جا پڑی جس کا نام روح الصدق ہے پھر سب کے آخر صفحہ 556 براہین احمدیہ میں وہ عیسیٰ جو مریم کے پیٹ میں تھا اُس کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ الہام ہوا۔ یا عیسٰی انی متوفّیك ورافعك الیّ وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الٰی یوم القیامة اس جگہ میرا نام عیسیٰ رکھا گیا اور اس الہام نے ظاہر کیا کہ وہ عیسیٰ پیدا ہو گیا جس کے روح کا نفخ صفحہ 496 میں ظاہر کیا گیا تھا۔ پس اس لحاظ سے میں عیسیٰ بن مریم کہلایا کیونکہ میری عیسوی حیثیت مریمی حیثیت سے خدا کے نفخ سے پیدا ہوئی دیکھو صفحہ 496 اور صفحہ 556 براہین احمدیہ۔ اور اسی واقعہ کو سورۃ تحریم میں بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس اُمت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس اُمّت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جائے گی پس وہ مریمیّت کے رحم میں ایک مدت تک پرورش پا کر عیسیٰ کی روحانیت میں تولّد پائے گا اور اس طرح پر وہ عیسیٰ بن مریم کہلائے گا یہ وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارے میں ہے جو قرآن شریف یعنی سورۃ تحریم میں اس زمانہ سے تیرہ سو (1300) برس پہلے بیان کی گئی ہے اور پھر براہین احمدیہ میں سورۃ التحریم کی ان آیات کی خدا تعالیٰ نے خود تفسیر فرما دی ہے۔

قرآن شریف موجود ہے ایک طرف قرآن شریف کو رکھو اور ایک طرف براہین احمدیہ کو اور پھر انصاف اور عقل اور تقویٰ سے سوچو کہ وہ پیشگوئی جو سورۃ تحریم میں تھی یعنی یہ کہ اس اُمت میں بھی کوئی فرد مریم کہلائے گا اور پھر مریم سے عیسیٰ بنایا جائے گا گویا اس میں سے پیدا ہوگا وہ کس رنگ میں براہین احمدیہ کے الہامات سے پوری ہوئی کیا یہ انسان کی قدرت ہے کیا یہ میرے اختیار میں تھا اور کیا میں اس وقت موجود تھا جبکہ قرآن شریف نازل ہو رہا تھا تا میں عرض کرتا کہ مجھے ابن مریم بنانے کے لئے کوئی آیت اُتاری جائے اور اس اعتراض سے مجھے سبکدوش کیا جائے کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جائے اور کیا آج سے بیس 20 بائیس 22 برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اول اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افترا کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ 556 براہین احمدیہ میں یہ لکھ دیتا کہ اب میں مریم میں سے عیسیٰ بن گیا۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 47 تا 50)

☆ یہاں آیت سے مراد الہام ہے، جیسا کہ اس سے چند سطریں پہلے خود حضرت مسیح موعودؑ نے الہام قرار دیا ہے۔ ناشر

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آپ کو اپنی عبادات کے معیار بہت بلند کرنے چاہئیں اور قرآن کریم کی تلاوت گہرے غور و فکر اور تدبّر سے کرنی چاہئے، آپ کو باقاعدگی سے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرنا چاہئے

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور تفاسیر کا مطالعہ بھی جاری رکھنا ہے تاکہ آپ کے علم اور معرفت میں ترقی ہوتی رہے

آپ نے لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے تاکہ انسانیت خدا کا قرب اور روحانی زندگی حاصل کر سکے

جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا کی دوسری تقریب تقسیم انعامات درجہ شاہد

منعقدہ مورخہ 24 جون 2018 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا کی دوسری تقریب تقسیم انعامات درجہ شاہد (Convocation) 24 جون 2018ء کو جامعہ میں منعقد ہوئی۔ گزشتہ سال 2017ء میں 11 ممالک کے 26 شاہدین فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں گئے تھے جبکہ امسال 10 ممالک کے مزید 13 مبلغین فارغ التحصیل ہوئے ہیں۔ اس طرح جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا سے پاس ہونے والے طلباء کی کل تعداد 39 ہو چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ تقریب کے چیئر مین مکرم و محترم مولانا نور محمد بن صالح صاحب، امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ گھانا تھے۔ جبکہ مہمان خصوصی مکرم و محترم جناب Paul Essien صاحب ڈپٹی منسٹر چیف ٹینسی اور مذہبی امور گھانا تھے۔ جبکہ مہمان مقرر جناب Ekow Kwansah Hayford ممبر آف پارلیمنٹ فانٹی مان تھے۔ تقریب میں 800 مہمانان، سیاسی شخصیات اور سرکاری عمائدین نے شرکت کی۔ ملکی اخبارات نے اس کی خبریں شائع کیں۔ اس موقع کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا خصوصی پیغام بھی بھجوایا جو قارئین بدر کیلئے الفضل انٹرنیشنل 3 اگست 2018 کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

میرے عزیز شاہدین طلبا جامعہ احمدیہ گھانا 2018

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امسال جامعہ احمدیہ گھانا سے درجہ شاہد کی دوسری کلاس اپنا کورس مکمل کرنے کے بعد عملی میدان میں قدم رکھنے جا رہی ہے۔ آپ سب نے خود کو اللہ کی راہ میں وقف کیا ہوا ہے اور جامعہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے آئے ہیں۔ اب آپ اس خوش قسمت گروہ میں شامل ہو گئے ہیں جنہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ دینی تعلیم کے حصول اور اس میں مہارت حاصل کرنے کے بعد وہ حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو مکمل کرنے اور اسلام احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچانے کیلئے اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں پیش کریں گے۔ اسی مقصد کو پورا کرنے کیلئے آپ نے سات سال تعلیم حاصل کرتے ہوئے گزارے ہیں۔ آپ کے کورس کا یہ وقت دراصل ایک بنیاد ہے تاکہ آپ اپنی توجہ مزید علم حاصل کرنے پر مرکوز کر سکیں۔ اب جب کہ آپ جامعہ سے پاس ہو چکے ہیں اور میدان عمل میں قدم رکھنے جا رہے ہیں تو آپ کو اپنی عبادات کے معیار بہت بلند کرنے چاہئیں اور قرآن کریم کی تلاوت گہرے غور و فکر اور تدبّر سے کرنی چاہئے، آپ کو باقاعدگی سے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور تفاسیر کا مطالعہ بھی جاری رکھنا ہے تاکہ آپ کے علم اور معرفت میں ترقی ہوتی رہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ: ہماری جماعت کو علمِ دین میں تفقّہ پیدا کرنا چاہئے ...... وہ آیاتِ قرآنی و احادیث نبوی اور ہمارے کلام میں تدبر کریں، قرآنی معارف و حقائق سے آگاہ ہوں۔ اگر کوئی مخالف ان پر اعتراض کرے تو اسے کافی جواب دے سکیں۔ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 211 تا 212)

اپنا علم بڑھانے کیلئے خلفاء کی کتب اور تفاسیر کا بھی مطالعہ کریں۔ عیسائیت اس وقت آپ کے ملک میں ایک بہت بڑی طاقت کے طور پر موجود ہے اور حضرت عیسیٰؑ کے مقام و مرتبہ کا بہت غلط تصور پیش کیا جا رہا ہے۔ اب آپ لوگ ہی ہیں جنہوں نے یہ حقیقت آشکار کرنی ہے اور لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے تاکہ انسانیت خدا کا قرب اور روحانی زندگی حاصل کر سکے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ: ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 219)

اسی طرح دوسرے کانووکیشنز کے موقع پر جو ہدایات میں نے دی ہیں ان کی طرف بھی ہمیشہ توجہ دیتے رہیں وہ آپ کیلئے ایک مستقل لائحہ عمل ہیں۔ آپ کے جامعہ کے گزشتہ کانووکیشن کے موقع پر جو پیغام میں نے بھیجا تھا اسے بھی ہمیشہ یاد رکھیں اور میری تمام ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور انہیں اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔

خدا تعالیٰ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی فوج میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ آپ حقیقی اسلام کے پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانے کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کو کامیابی سے نوازے اور آپ کو اپنا مقصد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ آمین۔

والسلام

آپ کا خیر خواہ

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین مزید بدری صحابہ
حضرت عاصم بن ثابت، حضرت سہل بن حنیف انصاری، حضرت جبار بن صخر
رضوان اللہ علیہم کا ذکر خیر اور ان کے پاک نمونوں کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24 اگست 2018ء بمطابق 24 ظہور 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

حضرت عاصمؓ بن ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے۔ ان کے والد تھے ثابت بن قیس اور ان کی والدہ کا نام شَمُوس بنت ابو عامر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت عبداللہ بن جَحْش کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ غزوہ اُحد کے موقع پر جب کفار کے اچانک شدید حملے کی وجہ سے مسلمانوں میں بھگدڑ مچی تو حضرت عاصم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بیعت کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامزد تیر اندازوں میں یہ شامل تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جز3، صفحہ 243، عاصمؓ بن ثابت، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) ان کا تعلق قبیلہ اَوس سے تھا۔ جنگ بدر میں بھی شریک تھے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 5، عاصمؓ بن ثابت، مکتبہ دارالفکر بیروت لبنان 2003ء) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر والے دن صحابہ سے پوچھا کہ جب تم دشمن کے مدّمقابل آؤ گے تو ان سے کیسے لڑو گے؟ حضرت عاصم نے عرض کیا یا رسول اللہ جب کوئی قوم اتنی قریب آجائے گی کہ ان تک تیر پہنچ سکیں تو ان پر تیر برسائے جائیں گے۔ پھر جب وہ ہمارے اور قریب آجائیں کہ ان تک پتھر پہنچ سکیں تو ان پر پتھر پھینکتے جائیں گے۔ پھر آپ نے تین پتھر ایک ہاتھ میں اٹھائے اور دو دوسرے میں اور پھر کہا کہ جب وہ ہمارے اتنے قریب آجائیں کہ ہمارے نیزے ان تک پہنچ سکیں تو ان کے ساتھ نیزہ بازی کی جائے گی۔ پھر جب نیزے بھی ٹوٹ جائیں گے تو انہیں تلواروں کے ذریعہ قتل کیا جائے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح جنگ لڑی جاتی ہے۔ اور پھر آپ نے فرمایا کہ جو کوئی قتال کرے جنگ کرے تو عاصم کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق جنگ کرے۔ (المعجم الکبیر از حافظ ابو قاسم سلیمان احمد طبرانی، جلد 5، صفحہ 34، رفاعۃ بن المنذر...... داراحیاء التراث العربی 2002ء)

اس زمانے میں تو تیر اور نیزے اور تلواریں ہی تھیں جن سے جنگ کی جاتی تھی اور یہی جنگ کا طریق تھا بلکہ پتھر بھی استعمال کئے جاتے تھے۔ آجکل کی طرح نہیں کہ معصوم شہریوں پر بمباری کر کے معصوموں اور بچوں کو بھی مار دیا جائے۔ ایک غیر مسلم نے کتاب لکھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ ''تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لگاتے ہو کہ انہوں نے جنگیں کیں مگر ان کی جنگوں میں تو چند سو یا ہزار لوگ مرے ہوں گے اور تم جو اپنے آپ کو ترقی یافتہ اور انسانیت کے ہمدرد سمجھتے ہو تم نے صرف ایک جنگ میں (اس نے جنگ عظیم دوم کا حوالہ دیا کہ) سات کروڑ سے زیادہ لوگوں کو مار دیا جن میں اکثریت عام شہریوں کی تھی۔'' لیکن آج بدقسمتی سے مسلمان بھی ان لوگوں سے ہی مدد لے رہے ہیں اور بلا امتیاز مسلمان مسلمانوں کا قتل کر رہے ہیں بجائے اس کے کہ وہ طریق کہ جب دشمن حملہ کرے اور دشمن قریب آئے تو اس سے جنگ کرنے کے جو مختلف طریقے ہیں۔ (اس پر عمل کریں) یہ خود حملہ کر رہے ہیں اور معصوموں کو مار رہے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُحد والے دن اپنی تلوار کے ساتھ واپس آئے جو کثرتِ قتال کی وجہ سے مڑ چکی تھی۔ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ سے کہا کہ اس قابل ستائش تلوار کو رکھو۔ یہ میدان جنگ میں خوب کام آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ بات سنی۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے آج کمال کی تلوار زنی کی ہے تو سہل بن حُنَیف اور ابودُجانہ اور عاصم بن ثابت اور حارث بن صِمَّہ نے بھی تلوار زنی میں کمال دکھایا ہے۔ (المستدرک علی الصحیحین از حافظ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ، کتاب المغازی والسرایا، جلد 5، صفحہ 1623، حدیث 4309 مکتبہ نزار مصطفی الباز مکہ مکرمہ ریاض 2000ء)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں میں سے ابوعَزَّہ عمرو بن عبداللہ جو کہ ایک شاعر تھا، پر احسان کرتے ہوئے اسے آزاد کر دیا کیونکہ اس نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری پانچ بیٹیاں ہیں اور میرے علاوہ ان کا کوئی نہیں ہے۔ پس آپ مجھے ان کی وجہ سے بطور صدقہ آزاد کر دیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا۔ اس پر ابوعَزَّہ نے کہا کہ میں آپ سے پختہ عہد کرتا ہوں کہ میں آئندہ نہ تو آپ سے جنگ کروں گا اور نہ ہی کسی کی جنگ کیلئے معاونت کروں گا۔ اس بات پر آپ نے اسے واپس بھجوا دیا اور بغیر کسی معاوضہ کے چھوڑ دیا۔ جب قریش اُحد کی طرف نکلنے لگے تو صفوان بن اُمیّہ آیا اور اس نے اسے کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ نکلو۔ اس نے کہا کہ میں نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پختہ عہد کیا ہے کہ میں کبھی بھی آپ سے جنگ نہیں کروں گا اور نہ ہی جنگ کے لئے معاونت کروں گا۔ انہوں نے صرف مجھ پر یہ احسان کیا ہے اور میرے علاوہ کسی پر یہ احسان نہیں کیا۔ تو صفوان نے اسے ضمانت دی کہ اگر وہ قتل کر دیا گیا تو اس کی بیٹیوں کو اپنی بیٹیاں بنا لے گا اور وہ زندہ رہا تو اسے مال کثیر دے گا جس سے صرف اس کا عیال ہی کھائے گا۔ (اسے لالچ دیا کہ تم فکر نہ کرو۔ جنگ میں ہمارا ساتھ دو۔ اگر جنگ میں قتل ہو گئے تو تمہاری بیٹیوں کو بھی بیٹیوں کی طرح رکھوں گا اور اگر بچ گئے تو بہت زیادہ مال دوں گا) اس پر ابوعَزَّہ عرب کو بلانے اور اکٹھا کرنے نکلا۔ (یہی نہیں کہ خود شامل ہوا بلکہ دوسرے قبائل کو، دوسرے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کیلئے اکٹھا کرنے کیلئے نکلا) پھر قریش کے ساتھ جنگ اُحد کے لئے بھی نکلا اور دوبارہ پھر جنگ میں قید کیا گیا۔ اس کے علاوہ قریش میں سے کسی کو قید نہیں کیا گیا تھا۔ جب پکڑا گیا تو پوچھا گیا کہ تم نے تو عہد کیا تھا۔ اس نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مَیں مجبوراً نکلا ہوں اور میری بیٹیاں ہیں۔ پس مجھ پر احسان کر۔ (دوبارہ وہی بات کی کہ میری بیٹیاں ہیں۔ مجھ پر احسان کرو۔ پہلے تو احسان کرتے ہوئے یہ چھوڑا گیا تھا اور پھر جنگ کیلئے نکلا تھا) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا وہ عہد کہاں گیا جو تم نے میرے ساتھ کیا تھا۔ ہرگز نہیں۔ (اب یہ نہیں ہوسکتا) اللہ کی قَسم! اب تم مکہ میں یہ نہیں کہتے پھرو گے کہ میں نے دو دفعہ محمد کو (نعوذ باللہ) دھوکہ دیا اور بیوقوف بنایا۔ ایک اور روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ پھر آپ نے حکم دیتے ہوئے عاصم بن ثابت کو کہا کہ اس کو قتل کر دو۔ پس عاصم آگے بڑھے اور اس کی گردن اڑا دی۔'' (کتاب المغازی از ابو عبداللہ محمد بن عمر، جلد 1، صفحہ 110 تا 111، بدر القتال، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2004ء)

اتنے ظلم کے بعد، ایسی عہد شکنی کرنے کے بعد جب سزا دی جاتی ہے تو پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اعتراض کرنے والے اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے ظلم کیا۔ اب ہالینڈ کا سیاستدان وِلڈر (Wilder) جو ہے آجکل آپ کی ذات پر بڑے بڑھ چڑھ کر حملے کر رہا ہے۔ اگر اس دنیا میں اپنے ملک میں بھی وہ ایسے معافی کے نمونے دکھائیں تو پھر سمجھ آئے گی کہ واقعی وہ کسی حد تک اعتراض میں جائز ہیں۔ لیکن ایسی مثالیں وہ کبھی پیش نہیں کر سکتے۔

واقعہ رجیع اور حضرت عاصم کا ذکر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرۃ خاتم النبیین میں بھی کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ صفر چار ہجری میں اپنے دس صحابیوں کی ایک پارٹی تیار کی اور ان پر عاصم بن ثابت کو امیر مقرر فرمایا اور ان کو یہ حکم دیا کہ وہ خفیہ خفیہ مکہ کے قریب جا کر قریش کے حالات دریافت کریں اور ان کی کارروائیوں اور ارادوں سے آپ کو اطلاع دیں۔ لیکن ابھی یہ پارٹی روانہ نہیں ہوئی تھی کہ قبائل عَضَل اور قارَہ کے چند لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے قبائل میں بہت سے آدمی اسلام کی طرف مائل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند آدمی ہمارے ساتھ روانہ فرمائیں جو ہمیں مسلمان بنائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی یہ خواہش معلوم کر کے بڑے خوش ہوئے اور وہی پارٹی جو خبر رسانی کیلئے تیار کی گئی تھی ان کے ساتھ روانہ فرما دی۔ لیکن دراصل جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ لوگ جھوٹے تھے اور بنولَحْیَان کی انگیخت پر مدینہ میں آئے تھے جنہوں نے اپنے رئیس سفیان بن خالد کے قتل کا بدلہ لینے کیلئے یہ چال چلی تھی کہ اس بہانے سے مسلمان مدینہ سے نکلیں تو ان پر حملہ کر دیا جائے اور بنولَحْیَان نے اس خدمت کے معاوضہ میں عَضَل اور قارَہ کے لوگوں کیلئے بہت سے اونٹ انعام کے طور پر مقرر کئے تھے۔ جب عَضَل اور قارہ کے یہ غدار لوگ عُسْفَان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو انہوں نے بنولَحْیَان کو خفیہ خفیہ اطلاع بھجوا دی کہ مسلمان ہمارے ساتھ آرہے ہیں تم (ان کو قتل کرنے کیلئے) آجاؤ جس پر قبیلہ بنولَحْیَان کے دو سو نوجوان جن میں سے ایک سو تیر انداز تھے مسلمانوں کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور مقام رجیع میں ان کو آ پکڑا۔ دس آدمی جو مسلمان تھے وہ دو سو سپاہیوں کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے لیکن مسلمانوں کو ہتھیار ڈالنے کی تعلیم نہیں دی گئی تھی۔ فوراً یہ صحابی ایک قریب کے ٹیلے پر چڑھ کر مقابلے کے واسطے تیار ہو گئے۔ کفار نے جن کے نزدیک دھوکہ دینا کوئی معیوب فعل نہیں تھا ان کو آواز دی کہ تم پہاڑی پر سے نیچے اتر آؤ۔ ہم تم سے پختہ عہد کرتے ہیں کہ تمہیں قتل نہیں کریں گے۔ عاصم نے جواب دیا کہ ہمیں تمہارے عہد و پیمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ہم تمہاری اس ذمہ داری پر نہیں اتر سکتے۔ اور پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا کہ اے اللہ! تو ہماری حالت دیکھ رہا ہے۔ اپنے رسول کو ہماری اس حالت سے اطلاع پہنچا دے۔ غرض عاصم اور اس کے ساتھیوں نے مقابلہ کیا۔ بالآخر لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔ (سیرت خاتم النبیینؐ، مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 513 تا 514)

آپ مزید یہ لکھتے ہیں کہ اسی واقعہ رجیع کے ضمن میں یہ روایت بھی آتی ہے کہ جب قریش مکہ کو یہ اطلاع ملی کہ جو لوگ بنولَحْیَان کے ہاتھ سے رجیع میں شہید ہوئے تھے ان میں عاصم بن ثابت بھی تھے تو چونکہ عاصم نے بدر کے موقع پر قریش کے ایک بڑے رئیس کو قتل کیا تھا اس لئے انہوں نے رجیع کی طرف خاص آدمی روانہ کئے اور آدمیوں کو تاکید کی کہ عاصم کا سر یا جسم کا کوئی عضو کاٹ کر اپنے ساتھ لائیں تاکہ انہیں تسلی ہو اور ان کا جذبہ انتقام تسکین پائے۔ ایک اور روایت

میں یہ بھی آتا ہے کہ جس شخص کو عاصم نے قتل کیا تھا اس کی ماں سُلافہ بنت سعد نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے قاتل کی کھوپڑی میں شراب ڈال کر پیئے گی۔ لیکن خدائی تصرف ایسا ہوا کہ یہ لوگ وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ زنبوروں، بھڑوں اور شہد کی مکھیوں کے جھنڈ عاصم کی لاش پر ڈیرہ ڈالے بیٹھے ہیں اور کسی طرح سے وہاں سے اٹھنے میں نہیں آتے۔ ان لوگوں نے بڑی کوشش کی کہ یہ زنبور اور مکھیاں وہاں سے اڑ جائیں مگر کوئی کوشش کامیاب نہ ہوئی۔ آخر مجبور ہو کر یہ لوگ خائب و خاسر واپس لوٹ گئے۔ اس کے بعد جلد ہی بارش کا ایک طوفان آیا اور عاصم کی لاش کو وہاں سے بہا کر کہیں کا کہیں لے گیا۔ لکھا ہے کہ عاصم نے مسلمان ہونے پر یہ عہد کیا تھا کہ آئندہ وہ ہر قسم کی مشرکانہ چیز سے قطعی پرہیز کریں گے حتی کہ مشرک کے ساتھ چھوئیں گے بھی نہیں۔ حضرت عمر کو جب ان کی شہادت اور اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ کہنے لگے کہ خدا بھی اپنے بندوں کے جذبات کی کتنی پاسداری فرماتا ہے۔ موت کے بعد بھی اس نے عاصم کے عہد کو پورا کروایا اور مشرکین کے مس سے انہیں محفوظ رکھا۔ (سیرت خاتم النبیینؐ، مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 516) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حَمِیُّ الدَّبْرِ بھی کہا جاتا ہے یعنی جسے بھڑوں یا شہد کی مکھیوں کے ذریعہ بچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد بھی بھڑوں کے ذریعہ آپ کی حفاظت کی۔

حضرت عاصم اور ان کے اصحاب کی شہادت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر نماز فجر میں قنوت فرمایا جس میں رِعل، ذَکوان اور بنولحیان پر لعنت کرتے رہے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 6، مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء) ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت عاصمؓ دشمن کے مقابلے میں تیر برساتے جاتے اور ساتھ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے کہ:

اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَیٰوۃُ بَاطِلُ
وَکُلُّ مَا قَضَی الْاِلٰہُ نَازِلُ
بِالْمَرْءِ وَالْمَرْءُ اِلَیْہِ اٰیِلُ

یعنی موت برحق ہے اور زندگی بیکار ہے اور خدا کسی انسان کے بارے میں جو فیصلہ کرے وہی نازل ہونے والا ہے اور اس انسان کو بھی اس فیصلہ کو قبول کرنا ہوگا۔ جب حضرت عاصم کے تیر ختم ہو گئے تو وہ نیزے سے لڑنے لگے۔ نیزہ بھی ٹوٹ گیا تو تلوار نکال لی اور لڑتے لڑتے جان دے دی۔ (السیرۃ الحلبیۃ از علامہ ابوفرج نور الدین علی بن ابراہیم، جلد 3، صفحہ 234، سریہ رجیع، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء)

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ حضرت سَہل بن حُنَیف انصاری ہیں۔ حُنَیف ان کے والد تھے۔ والدہ کا نام ہند بنت رافع تھا۔ والدہ کی طرف سے آپ کے دو بھائی تھے عبداللہ اور نعمان اور ان کی اولاد میں بیٹے اسد اور عثمان اور سعد تھے۔ حضرت سہل کی اولاد مدینہ اور بغداد میں مقیم رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اور حضرت علی کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ انہوں نے غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ حضرت سہل بن حُنَیف عظیم المرتبت صحابی تھے لیکن آپ کے مالی حالات مضبوط نہ تھے۔ حضرت ابنِ عُیَینہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زُہری کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کے اموال میں سے حضرت سہل بن حُنَیف اور حضرت ابودُجانہ کے علاوہ انصار میں سے کسی کو حصہ نہیں دیا کیونکہ یہ دونوں تنگدست تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 247، ومن بنی حنش بن عوف...... سہل بن حنیف، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 2، صفحہ 223، دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد حضرت علی نے تین دن اور راتیں مکہ میں قیام کیا اور لوگوں کی وہ امانتیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد تھیں وہ انہیں واپس کیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے اور آپ کے ساتھ حضرت کلثوم بن ہِدم کے ہاں ٹھہرے۔ دوران سفر ایک دو رات قُبا میں حضرت علی کا قیام رہا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ قُبا میں ایک مسلمان عورت تھی جس کا خاوند نہیں تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رات گئے ایک آدمی آ کے اس کے دروازے پر دستک دیتا ہے۔ اس پر وہ عورت باہر آتی ہے۔ وہ آدمی کوئی چیز اسے دیتا ہے اور وہ لے لیتی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس معاملہ پر شک ہوا۔ میں نے اس عورت سے کہا کہ اے اللہ کی بندی! یہ آدمی کون ہے جو ہر رات تمہارے دروازے پر دستک دیتا ہے اور جب تم باہر آتی ہو تو تمہیں کوئی چیز پکڑا جاتا ہے جس کا مجھے پتہ نہیں کہ وہ کیا چیز ہوتی ہے۔ اور تم ایک مسلمان عورت ہو تمہارا شوہر بھی نہیں ہے اس لئے یہ اس طرح رات کو نکلنا اور کسی غیر مرد سے اس طرح بات کرنا یا چیز لینا ٹھیک نہیں ہے۔ اس عورت نے کہا کہ یہ سَہل بن حُنَیف ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ میں اکیلی عورت ہوں اور میرا کوئی نہیں ہے۔ اس لئے جب شام ہوتی ہے تو یہ اپنے لوگوں کے، قوم کے، رشتہ داروں کے بتوں کو توڑتے ہیں اور پھر مجھے لا کر دے دیتے ہیں تا کہ میں انہیں جلا دوں۔ اور ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ حضرت سہل کی وفات تک آپ کا یہ واقعہ بیان کرتے تھے یعنی کہ اپنے لوگوں میں شرک مٹانے کیلئے آپ نے یہ ایک ترکیب استعمال کی۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 348، ہجرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت سَہل بن حُنَیف ان عظیم المرتبت صحابہ میں سے تھے جنہوں نے اُحد کے روز ثابت قدمی دکھائی۔ اس روز انہوں نے موت پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ڈھال بن کر ڈٹے رہے۔ جب دشمن کے شدید حملے کی وجہ سے مسلمان بکھر گئے تھے اس دن انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیر چلائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نَبِّلُوْا سَھْلًا فَاِنَّہٗ سَھْلٌ کہ سہل کو تیر پکڑاؤ کیونکہ تیر چلانا اس کیلئے آسان امر ہے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 2، صفحہ 223، دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء) پھر بیان کیا جاتا ہے کہ غَزُول ایک ماہر نیزہ باز یہودی تھا اس کا پھینکا ہوا نیزہ وہاں تک پہنچ جاتا تھا جہاں دوسروں کے نیزے نہیں پہنچ سکتے تھے۔ بنونضیر کے محاصرہ کے ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک خیمہ تیار کیا گیا۔ غَزُول نے نیزہ پھینکا جو کہ اس خیمے تک پہنچ گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس کو یعنی خیمہ کو وہاں سے ہٹا دیں۔ چنانچہ اس کی جگہ تبدیل کر دی گئی۔ پھر اس کے بعد حضرت علی اس شخص کی گھات میں گئے۔ غزول ایک گروہ کو ساتھ لئے مسلمانوں کے کسی بڑے سردار کو قتل کرنے کے ارادے سے نکل رہا تھا۔ حضرت علی نے موقع پا کر اسے قتل کر دیا اور اس کا سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے ساتھ جو لوگ تھے وہ بھاگ گئے۔ ان لوگوں کی سرکوبی کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی ہی قیادت میں دس افراد پر مشتمل ایک دستہ روانہ فرمایا جنہوں نے ان لوگوں کا تعاقب کر کے ان کو قتل کر دیا اس لئے کہ وہ جنگ کیلئے اور چھپ کر حملہ کر کے قتل کرنے کیلئے نکلے تھے۔ اس دستہ میں جو حضرت علی کے ساتھ گیا تھا حضرت اَبُودُجانہ اور حضرت سہل بن حُنَیف بھی شامل تھے۔ (السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 359، غزوۃ بنونضیر، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1999ء) کوئی دن نہیں تھا جو اس زمانے میں آرام و سکون سے گزرتا ہو ہر وقت دشمن حملے کی تاک میں تھا۔ تو ایسے دشمنوں کے ساتھ پھر یہی سلوک ہونا چاہئے تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے بعد وادِیُ القُریٰ کا رخ فرمایا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر وادِیُ القُریٰ میں اترا تو یہود پہلے سے جنگ کیلئے تیار تھے۔ چنانچہ انہوں نے تیروں کے ساتھ استقبال کیا۔ مسلمانوں پر تیر پھینکنے شروع کر دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام جس کا نام مِدْعَم تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے کجاوہ وغیرہ اتار رہا تھا کہ ایک اندھا تیر آ کر اسے لگا جس سے وہ جاں بحق ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً صف بندی کا حکم دیا۔ لواء حضرت سعد بن عُبَادہ کو عنایت فرمایا اور جھنڈوں میں سے ایک حضرت حَبَّابُ بن مُنْذِر اور دوسرا حضرت سہل بن حُنَیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور تیسرا حضرت عَبَّاد بن بِشْر کو سونپا۔ اس لڑائی کے نتیجہ میں یہ سارا علاقہ مسلمانوں کے زیر نگیں آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں فتح عطا فرمائی اور یہاں سے اللہ تعالیٰ نے کثیر مال عطا فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں چار دن قیام فرمایا۔ صحابہ میں غنائم تقسیم فرمائے۔ یہاں کی زمین اور باغات یہود کے پاس رہنے دیئے۔ باوجود فتح کرنے کے زمین اور باغات جو تھے ان لوگوں کے پاس ہی رہنے دیئے مگر اپنی طرف سے ان پر ایک عامل مقرر فرما دیا۔ تو یہ ہے دشمن سے بھی حسن سلوک کی اعلیٰ مثال کہ ملکیت ان کے پاس ہی رہی اور ان سے کچھ ٹیکس یا حصہ وصول کیا جاتا تھا۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق اگر ایسے دشمن کے مال اور جائیداد پر قبضہ بھی کر لیا جاتا تو حرج نہیں تھا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان کیا۔ (شرح زرقانی علی مواہب اللدنیہ، جلد 3، صفحہ 301 تا 303، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) (امتاع الاسماع، جلد 1، صفحہ 325 تا 326، غزوۃ وادی القری، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1999ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اپنی کتاب میں سیرت خاتم النبیین میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب شام کا ملک فتح ہوا اور وہاں کی عیسائی آبادی اسلامی حکومت کے ماتحت آ گئی تو ایک دن جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سہل بن حُنَیف اور قیس بن سعد قادسیہ کے کسی شہر میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے پاس سے ایک عیسائی کا جنازہ گزرا۔ یہ دونوں اصحاب اس کی تعظیم میں کھڑے ہوئے۔ ایک مسلمان نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحبت یافتہ نہیں تھا اور ان اخلاق سے نا آشنا تھا جو اسلام سکھاتا ہے یہ دیکھ کر بہت تعجب کیا اور حیران ہو کر سہل اور قیس سے کہا کہ یہ تو ایک ذمّی عیسائی کا جنازہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہم جانتے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ آپ غیر مسلموں کے جنازے کو دیکھ کر بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ کیا ان میں خدا کی پیدا کی ہوئی جان نہیں ہے۔ (سیرت خاتم النبیینؐ، مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 656 تا 657) پس یہ ہے ایک طریق انسانیت کے احترام اور مذاہب کے درمیان نفرتیں ختم کرنے کا جس کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور وہی اسوہ حسنہ پھر صحابہ نے بھی اپنایا۔

ابووائل سے روایت ہے کہ ہم صِفِّین میں تھے کہ حضرت سہل بن حُنَیف کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اے لوگو! اپنے آپ کو ہی غلطی پر سمجھو کیونکہ ہم حدیبیہ کے واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر ہم مقابلہ کی صورت دیکھتے تو ضرور مقابلہ کرتے۔ اتنے میں حضرت عمر بن خطاب آئے۔ (یعنی حدیبیہ کے واقعہ کا ذکر ہو رہا ہے) اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ کافر باطل پر؟ تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ تو انہوں نے کہا کیا ہمارے مقتول جنت میں نہیں اور ان کے مقتول آگ میں نہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے دن جو صلح کر رہے ہیں تو اپنے دین سے متعلق ایسی ذلّت کیوں برداشت کریں۔ کیا ہم یہاں سے یونہی لَوٹ جائیں یہاں تک کہ اللہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہ کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطاب کے بیٹے! مَیں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے ہرگز کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن کریم ذکرِ حکیم اور نورِ مبین اور صراطِ مستقیم ہے۔

(سنن دارمی، کتاب فضائل القرآن)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اے اللہ! مَیں جنون سے اور جذام سے اور برص سے اور (ہر) بُری بیماری سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے وہی کچھ کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ ان کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ پھر بخاری نے ہی لکھا ہے۔ وہ آگے حدیث لکھتے ہیں کہ پھر سورۃ فتح نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو آخر تک پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ فتح ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ (صحیح البخاری، کتاب الجزیہ، باب اثم من عاھد ثم غدر، حدیث 3182)

اس حدیث کی شرح میں حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ صِفّین عراق اور شام کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے جہاں حضرت علی اور حضرت معاویہ کا مقابلہ ہوا اور جب حضرت معاویہ کی فوج کے لوگوں کو یہ محسوس ہوا کہ ان کو شکست ہونے لگی ہے۔ تو انہوں نے قرآن مجید کو اونچا کیا اور کہا کہ قرآن مجید کو حَکَم بنا کر فیصلہ کیا جائے۔ چنانچہ اس پر جنگ بند ہوگئی۔ حضرت علیؓ کی طرف سے جنگ بندی کا اعلان ہوگیا۔ بعض لوگوں کی طرف سے جنگ بندی پر اعتراضات بھی ہوئے۔ حضرت سہل حضرت علی کی طرف سے شریک تھے۔ حضرت سہل بن حُنیف نے ان سے کہا کہ اِتَّھِمُوْا اَنْفُسَکُمْ کہ اپنی رائے ہی کو نہ درست سمجھو کیونکہ اس سے قبل صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عمر کو بھی غلط فہمی پیدا ہوئی تھی لیکن آخر واقعات نے بتادیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت اور ایفائے عہد کو برکت دی گئی اور آپ خطرے سے محفوظ ہوگئے۔ تو کہتے ہیں پھر آپ نے کہا کہ لوگ جس بات کو کمزوری اور ذلت پر محمول کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے اسی بات کو قوت وعزت کا باعث بنا دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹی بڑی بات میں معاہدہ کی نگہداشت ملحوظ رکھی ہے۔ (شرح صحیح البخاری از حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، جلد 5، صفحہ 543) گو یہاں تو دھوکہ ہوا اور وہ نتائج نہیں نکلے لیکن مومن کو ہمیشہ حسن ظن رکھنا چاہئے اور جو معاہدے اللہ تعالیٰ کے نام پر کئے جانے کی کوشش کی جائے تو ساری چیزیں دیکھ کر اسے کر لینا چاہئے یہی مومنانہ شان ہے۔ لیکن بہر حال دوبارہ دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ وہاں تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا بھی دیا تھا۔ اسی کو بیان کرتے ہوئے حضرت سہل نے یہ کہا کہ اگر معاہدہ ہو رہا ہے، جنگ بندی ہو رہی ہے تو ہمیں بھی صلح حدیبیہ والے واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے صلح کر لینی چاہئے۔

حضرت سہل بن حُنَیف سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم مکہ کی طرف میرے پیامبر ہو۔ پس تم جا کر انہیں میرا اسلام پہنچانا اور ان سے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں تین باتوں کا حکم دیتے ہیں۔ اپنے باپ دادا کی قسمیں نہ کھاؤ۔ باپ دادا کی قسمیں کھانا منع ہے۔ گناہ ہے۔ جب تم قضائے حاجت کیلئے بیٹھو تو اپنا منہ اور پیٹھ قبلہ رخ کر کے نہ بیٹھو۔ شمالاً جنوباً بیٹھنا چاہئے۔ اسی طرح تیسری نصیحت یہ فرمائی کہ ہڈی اور گوبر سے استنجا نہ کرو۔ (المستدرک علی الصحیحین ذکر مناقب سہل بن حنیف، حدیث 5837، دارالفکر بیروت 2002ء) اس میں بھی بڑی حکمت ہے کئی قسم کے بیکٹریا ہوتے ہیں جس سے انفیکشن کا خطرہ ہوتا ہے۔ آجکل تو ٹشو اور پانی کا رواج ہے لیکن اس زمانے میں جنگلوں میں پتھر اور ہڈیاں وغیرہ استعمال کی جاتی تھیں جس سے آپ نے منع فرمایا۔

جیسا کہ پہلے حضرت علیؓ کے ضمن میں ذکر ہو چکا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میری تلوار نے آج کمال کر دیا تو حضرت عاصم بن ثابت اور سہل بن حنیف کے بارے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تھا کہ ان کی تلواروں نے بھی آج کمال کیا ہے۔

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی گئی تب بھی سہل جو تھے وہ ان کے ساتھ تھے۔ جب حضرت علی بصرہ کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت سہل کو اپنا قائمقام مقرر فرمایا۔ آپ حضرت علی کے ساتھ جنگ صِفّین میں شامل ہوئے۔ حضرت علیؓ نے آپ کو بلاد فارس کا والی مقرر فرمایا لیکن وہاں کے لوگوں نے آپ کو نکال دیا جس پر حضرت علیؓ نے حضرت زیاد کو بھیجا جن سے اہل فارس راضی ہوئے اور مصالحت کی اور خراج ادا کیا۔ نکال اس لئے نہیں دیا تھا کہ نعوذ باللہ آپ کوئی غلط کام رہے تھے بلکہ مختلف طبائع ہوتی ہیں۔ ہر ایک انسان کی مختلف خصوصیات ہوتی ہیں اس لحاظ سے حضرت زیاد اہل فارس کو بہتر رنگ میں قابو کر سکے اور پھر ان سے مصالحت بھی ہوگئی اور خراج وغیرہ بھی وصول کیا۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 2، صفحہ 223، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) حضرت سہل بن حُنیف کی وفات جنگ صفین سے واپسی پر کوفہ میں 38 ہجری میں ہوئی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی۔

حضرت حَنَش بن مُعْتَمِر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سہل بن حُنیف کی وفات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی نماز جنازہ پڑھانے کیلئے میدان میں تشریف لائے۔ حضرت علیؓ نے نماز جنازہ میں چھ تکبیرات کہیں۔ یہ بات کچھ لوگوں کو ناگوار گزری۔ اس پر آپ نے لوگوں کو کہا کہ حضرت سہل بدری صحابی ہیں۔ جب ان کا جنازہ جَبَّانَہ کے مقام پر پہنچا تو حضرت قَرَظَہ بن کعب اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ہمیں ملے۔ انہوں نے حضرت علیؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا امیر المومنین! ہم حضرت سہل کی نماز جنازہ میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ اس پر حضرت علی نے انہیں آپ کی نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت دی۔ پس انہوں نے حضرت قَرَظَہ کی امامت میں حضرت سہل کی نماز جنازہ ادا کی۔ (المستدرک علی الصحیحین ذکر مناقب سہل بن حنیف، حدیث 5827، دارالفکر بیروت 2002ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 248، ومن بنی حنش بن عوف...... سہل بن حنیف، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

تیسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ حضرت جَبَّار بن صَخْر ہیں۔ صَخْر بن اُمَیَّہ کے بیٹے تھے۔ حضرت جَبَّار ستّر انصار کے ساتھ بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جَبَّار اور حضرت مِقْداد بن عمرو کے درمیان مواخات قائم کی۔ غزوہ بدر کے وقت ان کی عمر 32 سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خَارِص (یعنی کھجوروں کی پیداوار کا اندازہ کرنے والا) بنا کر خیبر وغیرہ بھیجا کرتے تھے۔ ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت میں تیس ہجری میں مدینہ میں ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 62 سال تھی۔ حضرت جَبَّار غزوہ بدر، اُحد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمرکاب تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جز 3، صفحہ 293، ومن بنی عبید بن عدی....، داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء) (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 2، صفحہ 270، جبار بن صخر، طبع ثانی داراحیاء التراث العربی بیروت) حضرت جبار بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ مکہ کی طرف جا رہے تھے کہ کون ہم سے پہلے اَثَایَہ مقام پر جائے اور ہمارے پہنچنے تک اس کے حوض کے سوراخوں کو مٹی سے درست کرکے اور اسے فراخ کر کے اس میں پانی بھر دے گا۔ ابواُوَیس ایک راوی کہتے ہیں کہ یہ وہ جگہ تھی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روانہ فرمایا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت جبار نے بیان کیا کہ اس پر میں کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ میں یہ خدمت سرانجام دوں گا۔ آپ نے فرمایا جاؤ۔ پس مَیں اَثَایَہ پہنچا اس کے حوض کو مرمت کر کے اسے کھلا کیا اور اسے بھر دیا۔ پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا اور مجھے نہیں جگایا مگر اس شخص نے جس کی اونٹنی اس سے چھوٹی جا رہی تھی۔ (یعنی کہ بہت تیز وہاں پر پہنچی) اور وہ اسے حوض پر جانے سے روک رہا تھا۔ (اونٹنی پانی کی طرف جا رہی تھی) اس شخص نے مجھے کہا اے حوض والے! اپنے حوض پر پہنچو تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے عرض کیا جی۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ پھر حضور نے اپنی سواری کو گھاٹ پر اتارا۔ پھر آپ مڑے اور سواری کو بٹھایا۔ پھر آپ نے فرمایا برتن لے کر میرے ساتھ آؤ۔ میں برتن لے کر آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح وضو فرمایا۔ میں نے بھی آپ کے ساتھ وضو کیا پھر آپ نماز کیلئے کھڑے ہوئے۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ وہاں پہنچنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا کام یہ فرمایا کہ وضو کیا اور نفل ادا کرنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ میں بائیں طرف کھڑا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا۔ یعنی آنحضرتؐ کے نفل پڑھتے ہوئے انہیں یہ خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نفل پڑھنے چاہئیں تو یہ بائیں طرف کھڑے ہو گئے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ہاتھ پکڑ کے دائیں طرف کر دیا کہ جب باجماعت نماز ہو رہی ہو اور دو شخص ہوں تو دوسرے کو امام کے دائیں طرف کھڑا ہونا چاہئے۔ کہتے ہیں پس ہم نے نماز پڑھی اور ابھی ہم نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ باقی لوگ بھی آ گئے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 330، اول مسند المکیین والمدنیین، حدیث جبار بن صخر عن النبیؐ، حدیث نمبر 15550، عالم الکتب بیروت 1998ء)

غزوہ بدر کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ نَوْفَلَ ابْنَ خُوَیْلِدٍ کہ اے اللہ! نوفل بن خُوَیلِد جو کہ قریشِ مکہ کے مشرکین کا ایک سردار تھا، کے مقابل میرے لئے کافی ہو جا۔ حضرت جَبَّار بن صَخْر نے اسے قیدی بنایا ہوا تھا اور حضرت علیؓ اس کے پاس آئے اور اسے قتل کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کسی کو نوفل کی کچھ خبر ہے؟ حضرت علی نے عرض کیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس پر آپ نے یہ دعا کی کہ تمام تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے اپنی جناب سے میری دعا قبول فرمائی۔ یہ بڑا شدید دشمن تھا۔ اس کیلئے آپ نے اللہ تعالیٰ کو کہا تھا میرے لئے کافی ہو جا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر اس کے قتل کے سامان پیدا کئے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، جلد 4، صفحہ 49، غزوۃ بدر الکبریٰ، ذکر رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الکفار بالحصباء...... دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت فرمائی تو ہر شخص کو خواہش تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر قیام کریں۔ اس کے بارے میں بہت سارے حوالے آتے ہیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں میری اونٹنی بیٹھے گی وہیں میرا قیام ہوگا۔ جب اونٹنی مدینہ کی گلیوں سے گزری تو ہر شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری طرف قیام کریں۔ لیکن آپ یہی فرماتے تھے کہ اس کا راستہ چھوڑ دو اس کو حکم دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ کی مرضی سے یہ خود ہی بیٹھے گی۔ یہاں تک کہ آپ کی اونٹنی چلتے چلتے جہاں اب مسجد نبوی کا دروازہ ہے اس جگہ پہنچی اور مسجد کے دروازے والی جگہ پر بیٹھ گئی۔ جب اونٹنی بیٹھ چکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کی کیفیت طاری ہوئی۔ آپ ابھی اونٹنی پر ہی تشریف فرما تھے کہ پھر وہ اونٹنی اٹھی اور تھوڑا آگے گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نکیل چھوڑی ہوئی تھی۔ پھر وہ اونٹنی دوبارہ وہیں آ کر بیٹھ گئی اور اپنی گردن زمین پر رکھ دی۔ اس موقع پر حضرت جَبَّار بن صَخْر اس امید پر کہ اونٹنی بنوسلمہ کے محلے میں جا کر ٹھہرے اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگے لیکن وہ نہ اٹھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور فرمایا کہ انشاء اللہ یہاں ہمارا قیام ہوگا اور آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ (المؤمنون: 30) کہ اے میرے رب! تو مجھے ایک مبارک اترنے کی جگہ پر اتار اور تو اتارنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون سب سے قریب ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری نے عرض کیا کہ مَیں یا رسول اللہ! یہ میرا گھر ہے۔ یہ میرا دروازہ ہے اور ہم نے آپ کا کجاوہ اندر رکھ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ چلو اور ہمارے آرام کرنے کی جگہ تیار کرو۔ پس وہ گئے اور آپ کے آرام کرنے کی جگہ تیار کی۔ (سبل الھدیٰ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آپس میں محبت، پیار کے تعلقات اس طرح بڑھ سکتے ہیں جب شکووں، شکایتوں اور نفرتوں کی تمام دیواریں گرادی جائیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 اکتوبر 2008)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ذاتی لالچ اور مفاد ہمیں ایمان میں کمزوری دکھاتے ہوئے دوسروں کے حق مارنے پر مائل نہ کرے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 اکتوبر 2008)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، جلد 3، صفحہ 272 تا 273، جماع ابواب الھجرۃ الی المدینۃ الشریفۃ، الباب السادس فی قدومہ ﷺ......دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

شاس بن قیس ایک عمر رسیدہ شخص تھا اور سخت کافر تھا۔ مسلمانوں سے سخت شدید کینہ اور بغض رکھتا تھا۔ اس کا گزر مسلمانوں کی ایک جماعت پر ہوا جو مجلس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ جب اس نے ان کی باہمی الفت، اتحاد اور آپس کی صلح کاری دیکھی کہ یہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ہنسی خوشی پیار اور محبت سے باتیں کر رہے ہیں۔ صلح کی جو یہ فضا تھی یہ جاہلیت کی دشمنی کے بعد اسلام کی بدولت انہیں حاصل ہوئی تھی۔ اس سے پہلے ان لوگوں کی دشمنیاں تھیں۔ لیکن اسلام کی بدولت انہیں یہ صلح کی، باہمی الفت اور پیار اور محبت کے سلوک کی توفیق ملی تو کہتے ہیں وہ ایسی بات کو دیکھ کے غضبناک ہو گیا کیونکہ جب وہ مسلمان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ملا دیا۔ شاس بن قیس نے کہا کہ بَنُو قَیْلَہ کے سردار اس علاقے میں بیٹھے ہیں۔ جب تک ان کے سردار آپس میں اکٹھے ہیں ہمیں قرار نصیب نہیں ہو سکتا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہ جو دشمنیاں ہیں وہ دوستیوں میں بدل جائیں بلکہ محبت اور پیار میں بدل جائیں۔ اس نے ایک یہودی جوان کو جو اس کے ساتھ تھا اس کام پر لگایا کہ ان کے پاس جا کر ان کے ساتھ بیٹھے اور جنگ بُعَاث اور اس سے پہلے کے حالات کا ذکر چھیڑے اور انہیں وہ شعر سنائے جو یہی لوگ اور دو مختلف قبیلے ایک دوسرے کے خلاف کہا کرتے تھے۔ پس اس نے ایسا ہی کیا اور ایک قبیلے نے جنگ میں جو دوسرے قبیلے کے خلاف اشعار کہے تھے ان میں سے بعض پڑھے۔ اس بات نے گویا ان کے سینوں میں آگ بھڑکا دی۔ دوبارہ وہی جاہلیت کا شعر سن کر جاہلیت کا زمانہ ان پر عود کر آیا۔ اس پر دوسرے قبیلے والوں نے کہا کہ ہمارے شاعر نے اس دن ایسے ایسے کہا تھا اس نے بھی وہی جاہلانہ شعر پڑھ دیئے۔ پھر پہلے قبیلے والوں نے کہا کہ ہمارے شاعر نے اس دن ایسے ایسے کہا تھا۔ پس وہ سب آپس میں ایک وقت تھا کہ محبت اور پیار سے بیٹھے باتیں کر رہے تھے لیکن اس فتنہ کی وجہ سے آپس میں تلخ کلامی کرنے لگے، جھگڑنے لگے اور تفاخر کرنے لگے یہاں تک کہ ان میں سے دو افراد حضرت اوس بن قُیظِی اور حضرت جَبَّار بن صَخْر باہم الجھ پڑے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم ابھی جنگ کا آغاز کر دیتے ہیں۔ یہاں تک نوبت آ گئی کہ دونوں فریق غصہ میں آ کر لڑائی کی جگہ مقرر کرنے لگے اور زمانہ جاہلیت کے دعوے کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کی خبر پہنچی تو آپ اوس اور خزرج کے پاس آئے۔ آپ کے ساتھ مہاجرین صحابہ کرام تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ کیا تم اب بھی جاہلیت والے دعوے کرتے ہو جبکہ مَیں تمہارے درمیان موجود ہوں اور اللہ نے تمہیں اسلام کی طرف ہدایت دے دی ہے اور اس کے ذریعہ تمہیں عزت بخشی اور تم سے جاہلیت کا معاملہ ختم کر دیا۔ تمہیں کفر سے بچا لیا ہے اور تم میں باہم الفت ڈال دی ہے۔ کیا تم پہلے کی طرح کفر میں لوٹنے لگے ہو۔ صحابہ کرام کو پتہ چل گیا کہ یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے اور ان کے دشمن کی چال ہے۔ پس انہوں نے اپنے ہتھیار پھینکے اور رونے لگ گئے اور اوس اور خزرج کے افراد آپس میں گلے ملنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرِ تسلیم خم کئے اطاعت کا دم بھرتے واپس آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن شاس بن قیس کی لگائی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کر دیا تھا۔ اس پر یہ آیت بھی اتری کہ قُلْ یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ شَہِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ۔ قُلْ یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُھَدَآءُ۔ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (آل عمران: 99 تا 100) کہ ان سے کہہ دے اے اہل کتاب! کیوں تم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہو جبکہ اللہ اس پر گواہ ہے جو تم کرتے ہو۔ اور کہہ دے اے اہل کتاب! تم اسے جو ایمان لایا ہے اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو یہ چاہتے ہوئے کہ اس راہ میں کجی پیدا کرو جب کہ تم حقیقت پر گواہ ہو اور اللہ اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

حضرت اوس بن قُیظِی اور حضرت جَبَّار بن صَخْر اور جو اُن کے ساتھی تھے جنہوں نے شاس کے بہکاوے میں آ کر جاہلیت کے زمانے کی طرح کا مظاہرہ کیا تھا ایسے لوگوں کے بارے میں بھی پھر یہ حکم نازل ہوا کہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ یَرُدُّوْکُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ کٰفِرِیْنَ۔ وَکَیْفَ تَکْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ اٰیٰتُ اللّٰہِ وَفِیْکُمْ رَسُوْلُہٗ۔ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (آل عمران: 101 تا 102) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم نے ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی کسی گروہ کی اطاعت کی تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد ایک دفعہ پھر کافر بنا دیں گے اور تم کیسے انکار کر سکتے ہو جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول موجود ہے اور جو مضبوطی سے اللہ کو پکڑ لے تو یقیناً وہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیا گیا ہے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، جلد 3، صفحہ 398 تا 399، جماع ابواب بعض امور دارت بین رسول اللہ ﷺ و بین الیھود والمنافقین الباب السابع فی ارادۃ شاس بن قیس......دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

بہرحال یہ حالت تھی ان صحابہ کی۔ ایک وقت میں شیطان کے دھوکہ میں تو آ گئے لیکن جب احساس دلایا گیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ کیوں جہالت میں واپس جا رہے تھے تو فوراً ندامت پیدا ہوئی اور صلح کی طرف قدم بڑھایا بلکہ محبت اور بھائی چارے کا اظہار کیا۔ تو یہ ان کے نمونے تھے۔

اب جو لوگ ذرا ذرا سی بات پر جھوٹی غیرتوں اور اَناؤں میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کیلئے بھی یہ ایک عظیم اسوہ ہے۔ اگر وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے جنگیں کرنے والے بھائی بھائی بن گئے تو اب ایک کلمہ پڑھنے والے بلکہ ایک جماعت میں پیدا ہونے والے لوگ کیوں اپنی اَناؤں کو ختم نہیں کر سکتے۔ بہت سارے معاملات ایسے آتے ہیں کہ جھوٹی اناؤں کی وجہ سے رنجشیں چلتی ہیں، مہینوں سالوں چلتی ہیں۔ بعض نوجوان لکھتے ہیں کہ اب جو نئی نسل ہے وہ ایک دوسرے سے رشتے قائم کرنا چاہتی ہے تو ہمارے خاندانوں کی رنجشوں کی وجہ سے، اپنے بزرگوں کی وجہ سے، اپنے بڑوں کی وجہ سے، بزرگ تو نہیں کہنا چاہئے، بڑوں کی وجہ سے وہ رشتے قائم نہیں ہوتے۔ ان لوگوں کو عقل کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تعلیم دی ہے یہی محبت اور پیار کی تعلیم دی ہے۔ اکائی کی تعلیم دی ہے اور ایک قوم بنایا ہے، ہمیں ایک قوم بن کے رہنا چاہئے اور جھوٹی اَناؤں میں دوبارہ ڈوبنا نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو عقل دے۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے یہود کو خیبر سے نکالا تو خود انصار و مہاجرین کو ساتھ لے کر جن میں حضرت جَبَّار بن صَخْر اور حضرت یزید بن ثابت بھی تھے خیبر کیلئے روانہ ہوئے۔ یہ دونوں حضرات خیبر کی پیداوار کا تخمینہ لگانے جایا کرتے تھے اور ان دونوں آدمیوں نے اسی تقسیم کے مطابق جو پہلے سے تھی ہر ایک کا حصہ علیحدہ کر دیا۔ وادی قریٰ کی تقسیم میں حضرت عمر نے جہاں دیگر اصحاب کو حصہ دیا وہاں ایک حصہ حضرت جبار بن صخر کو بھی دیا گیا۔
(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، جلد 3، صفحہ 639، امر فدک فی خبر خیبر، المکتبۃ العصریۃ صیدا 2011ء)

تو یہ تھے ان صحابہ کے بعض حالات۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو''

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 38)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

''آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے
جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''روشنی کے وارث بنو، نہ کہ تاریکی کے عاشق،
تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آ جاؤ''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 45)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

''نمازوں کو با قاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں
وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں
ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپؐ نے فرمایا کہ
جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔''

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (ستمبر 2018)

یکم ستمبر 2018ء (بروز ہفتہ)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کیلئے پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے نو بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کیلئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر ایک شخص اپنے پیارے آقا کے شرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب حاضرین کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے ایک ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

Dover برطانیہ کی ایک مشہور بندرگاہ ہے۔ لندن اور اس کے ارد گرد کے علاقوں اور شہروں میں آباد لوگ یورپ کا سفر بذریعہ Ferries اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔ ڈوور شہر سے گیارہ میل قبل Folkestone کے علاقہ میں وہ مشہور Channel Tunnel ہے جو برطانیہ اور فرانس کے ساحلی علاقوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس Tunnel (سرنگ) کے ذریعہ کاریں اور دیگر بڑی گاڑیاں مع مسافر بذریعہ ٹرین فرانس کے ساحلی شہر کالائس تک پہنچتی ہیں۔ آج کا سفر بھی اِسی چینل ٹنل کے ذریعہ تھا۔

لندن سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یُو.کے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یُو.کے، مکرم مرزا محمود احمد صاحب مرکزی آڈیٹر، مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص، مکرم عمران ظفر صاحب مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ یُو.کے اپنی خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ پچپن منٹ کے سفر کے بعد گیارہ بجکر پچیس منٹ پر چینل ٹنل آمد ہوئی۔ لندن سے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

بعد ازاں امیگریشن اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد کچھ وقت کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ تقریباً بارہ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ ٹرین 12 بجکر سات منٹ پر 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر کالائس کیلئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ کی کل لمبائی 31 میل ہے اور اِس میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کی تہہ کے نیچے ہے۔ اس سرنگ کا گہرا ترین حصہ سمندر کی تہہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک کسی سمندر کے نیچے بننے والی سرنگ میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی سرنگ ہے۔

قریبا نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق ایک بجکر چالیس منٹ پر ٹرین فرانس کے شہر کالائس پہنچی۔ (فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

ٹرین رکنے کے قریبا پانچ منٹ بعد گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں جماعت فرانس اور جماعت جرمنی سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔ فرانس سے مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت فرانس، مکرم محمد اسلم دوبری صاحب نائب امیر جماعت فرانس، مکرم فہیم احمد نیاز صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم منصور احمد ظفر صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت، محمد ظفر اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ فرانس اور ہارون رشید صاحب مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ فرانس اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لیے موجود تھے۔ جبکہ جرمنی سے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری و افسر جلسہ سالانہ جرمنی، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، احمد کمال صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپرا صاحب، مکرم جری اللہ صاحب (مبلغ سلسلہ) نائب جنرل سیکرٹری اور مکرم انچارج صاحب سیکورٹی ٹیم اپنے خدام کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے کے لیے موجود تھے۔ یہاں پہنچنے کے بعد بغیر رکے سفر آگے جاری رہا۔

پروگرام کے مطابق چند کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد موٹروے پر ہی ایک ہوٹل HOLIDAY INN میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جماعت فرانس نے اس کا انتظام کیا تھا۔ دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم امیر صاحب فرانس، مکرم نائب امیر صاحب فرانس، مکرم امیر صاحب جرمنی، مبلغ انچارج صاحب جرمنی اور جنرل سیکرٹری صاحب جماعت جرمنی نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کیلئے ریسٹورنٹ کے ایک علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد یہاں سے آگے فرنکفرٹ کیلئے روانگی کا پروگرام تھا۔ روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت کچھ دیر کیلئے امیر صاحب فرانس سے مختلف امور کے حوالہ سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور تین بج کر دس منٹ پر فرنکفرٹ جرمنی کیلئے روانگی ہوئی اور کالائس سے 55 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کر کے ملک بلجیم میں داخل ہوئے اور راستہ میں آخن کے مقام پر قریبا ساڑھے چھ بجے بلجیم کا بارڈر کراس کر کے جرمنی میں داخل ہوئے اور مزید کچھ سفر کے بعد، یہاں ایک ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں کچھ دیر کیلئے رکے۔ بعد ازاں بطرف فرنکفرٹ سفر جاری رہا اور اس طرح کالائس سے فرنکفرٹ تک قریبا 600 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد رات نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت جرمنی کے مرکز بیت السبوح فرنکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

بیت السبوح میں تشریف آوری کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرنکفرٹ شہر اور اس کے ارد گرد کی جماعتوں اور جرمنی کے بعض مختلف شہروں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑے والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور اہلا و سہلا و مرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ ایک طرف احباب بڑے پُر جوش انداز میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے تو دوسری طرف بچے اور بچیاں مختلف گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرنکفرٹ، مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر جرمنی، مکرم امتیاز شاہین صاحب مبلغ فرنکفرٹ اور مکرم مبارک احمد صاحب جاوید جنرل سیکرٹری جماعت فرنکفرٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرنکفرٹ شہر کے مختلف حصوں کے علاوہ

BAD VILBEL	GIESSEN
BAD HOMBURG	LIMBURG
MORFELDEN	HANAU
GELNHAUSEN	FULDA
NIEDERNHAUSEN	گروسگیراؤ
KOLN	کاسل
OBERRUSSEL	ویزبادن
RUSSELSHEIM	میونخ
MAINTALL	کوبلنز
DIETZENBACH	ھمبرگ
RAUNHEIM	آفن باغ

کے شہروں اور جماعتوں سے آئے تھے۔

اپنے آقا کے استقبال کیلئے بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے آئیں تھیں۔ کوبلنز سے آنے والے 130 کلومیٹر، FULDA سے آنے والے 135 کلومیٹر، کولون سے آنے والے 170 کلومیٹر، کاسل شہر سے آنے والے 250 کلومیٹر، میونخ سے آنے والے احباب 450 کلومیٹر اور ھمبرگ سے آنے والے 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کیلئے بیرونی ممالک سے مہمانوں اور وفود کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک تاجکستان، ماریشس، غانا، پاکستان، قزاقستان، ازبکستان، رشیا، نائیجیریا، انڈونیشیا، سیرالیون اور سوئٹزرلینڈ سے آنے والے وفود اور احباب بھی استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دو رویّہ کھڑے اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے مرد و خواتین اور بچے بچیوں کی تعداد دو ہزار تین صد ستّر کے لگ بھگ تھی۔

9 بجکر 20 منٹ پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد و خواتین پہنچے تھے ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز مغرب و عشاء ادا کرنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے خوش قسمت احباب اور نوجوانوں کی تھی جو گزشتہ ایک سال کے دوران پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی، یہ سبھی لوگ اپنی اس سعادت کے حصول پر بیحد خوش تھے اور ان انتہائی مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہو رہے تھے جو ان کی زندگیوں میں پہلی مرتبہ آئے تھے اور ان پیاسی روحوں کی تشنگی دور کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ یہ برکتیں اور سعادتیں ہم سب کیلئے مبارک کرے اور ہماری آئندہ نسلیں اور اولادیں بھی انعامات خداوندی سے ہمیشہ فیض پاتی رہیں۔

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

''اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 15)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

''اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔''

(ملفوظات، جلد 1 صفحہ 422)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے جلسہ سالانہ کا جب اعلان فرمایا تھا تو وہ مقاصد بھی بیان فرمادیئے تھے جن کیلئے یہ جلسے منعقد کئے جائیں گے اور ان کا خلاصہ وہ دو بڑے مقاصد تھے جس کیلئے اللہ تعالیٰ دنیا میں انبیاء بھیجتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس کے حقوق کی ادائیگی اور ایک انسان کے جو دوسرے انسان پر حقوق ہیں ان کی ادائیگی کی طرف توجہ پس ان دنوں میں جو جلسے کے دن ہیں ہر احمدی کو جو جلسہ میں شامل ہو رہا ہے بلکہ ایم.ٹی.اے کے ذریعہ سے تمام دنیا کے احمدی اس میں شامل ہو رہے ہیں یہ باتیں اپنے پیش نظر رکھنی چاہئیں جو آپؑ ہم میں پیدا کرنی چاہتے ہیں ☆

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کے مقاصد کا تذکرہ اور ان کے حصول کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 28/جولائی 2006ء بروز جمعۃ المبارک سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں افتتاحی خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (الانفال:30)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے جلسہ سالانہ کا جب اعلان فرمایا تھا تو وہ مقاصد بھی بیان فرمادیئے تھے جن کیلئے یہ جلسے منعقد کئے جائیں گے اور ان کا خلاصہ وہ دو بڑے مقاصد تھے جس کیلئے اللہ تعالیٰ دنیا میں انبیاء بھیجتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اسکے حقوق کی ادائیگی اور ایک انسان کے جو دوسرے انسان پر حقوق ہیں ان کی ادائیگی کی طرف توجہ۔ اور ان دو امور کی اعلیٰ ترین تعلیم اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دی ہے اور اس زمانے میں اسکی حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے براہ راست اس تعلیم کا صحیح اور حقیقی فہم وادراک پا کر ہم پر کھولی ہے اور واضح کی ہے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے دین کو سمجھ کر اس پر مکمل عمل کرتے ہوئے اسے اپنی زندگی کا حصہ بنا سکیں۔ پس ان دنوں میں جو جلسے کے دن ہیں ہر احمدی کو جو جلسہ میں شامل ہو رہا ہے بلکہ ایم.ٹی.اے کے ذریعہ سے تمام دنیا کے احمدی اس میں شامل ہو رہے ہیں یہ باتیں اپنے پیش نظر رکھنی چاہئیں جو آپ ہم میں پیدا کرنی چاہتے ہیں۔

پہلی بات یہ بتائی کہ ’’دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں۔‘‘ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394) پس یہی وہ نسخہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی بڑھے گا اور جن حقوق وفرائض کی طرف ہمیں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے ان کی ادائیگی کی طرف توجہ بھی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہو کر اُسے خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ کر دیتا ہے آخرت کے متعلق ہے کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گزرا ہوا۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خداترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 53 تا 54، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جب تک ہمارے دل آخرت پر یقین کرتے ہوئے اس کی طرف نہیں جھکیں گے، ایک خدا کی طرف نہیں جھکیں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے وسوسے پیدا ہوتے رہیں گے اور جب ان وسوسوں کی وجہ سے ایمان اور یقین کی کمی ہوگی تو پھر اُن اعمال کی بجا آوری میں بھی رخنہ پیدا ہوگا جو تقویٰ پر چلانے والے اعمال ہیں جن میں حقوق اللہ بھی ہیں اور بندوں کے حقوق بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام جو دوسرے احکامات ہیں ان پر عمل درآمد بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر آخرت پر ایمان میں کمی ہے تو پھر سچی معرفت جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے وہ پیدا نہیں ہوگی۔

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس زمانے میں وہ امام ملا جس نے اس اہم امر کو ہم پر روشن اور واضح فرمایا جیسا کہ آخرت کے لفظ سے ظاہر ہے اور قرآن کریم کی بعض آیات سے بھی پتا لگتا ہے کہ آخرت مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے یا قیامت کا وقت ہے جب سب حساب کتاب ہوگا اور نیک اعمال کا اچھا بدلہ ملے گا، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی اور بداعمال کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے سزا ہوگی اور کسی قسم کی کوئی بے انصافی نہیں ہوگی اور ہر عمل کھلا کھلا آخرت میں سامنے نظر آئے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا یعنی اور جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا اسے اپنے سامنے حاضر پائیں گے۔ پس جب انسان میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ میرا کوئی عمل بغیر حساب کے نہیں رہنا اور ہر عمل سامنے آ جانا ہے تو یہی چیز آخرت کے احساس کو اس کے فہم کو دل میں بڑھائے گی اور پھر انسان دونوں قسم کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور یہ تقویٰ کی راہیں ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کے راستے متعین کرتی ہیں اور جب ان راستوں پر چلتے ہوئے آخرت کی فکر ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ ہمیں خوشخبری دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَّمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ (الحدید:21) یعنی ان آخرت کی فکر کرنے والوں اور اس وجہ سے اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چلنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ آخرت کی فکر رکھتے ہوئے ایسے کام سرانجام دیں اور جلسے کے اس مقصد کو پورا کریں جس کیلئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بلایا ہے اور اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ کی مغفرت اور رضا کی چادر میں لپٹے رہیں۔ اس آخرت کی طرف جھکنے کیلئے پھر آپ نے مزید کھول کر ہمیں فرمایا کہ یہ آخرت مکمل طور پر تمہارے پیش نظر تب سمجھی جائے گی جب تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہوگا۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394) زہد اور پرہیزگاری پیدا ہوگی۔ تو تقویٰ یہی ہے کہ اپنے اندر خدا کا خوف رکھتے ہوئے ہر اس چیز سے اپنے آپ کو بچاؤ جس سے بچنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ان چیزوں سے بچتے ہوئے اس راستے پر چلو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا راستہ ہے اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا دلانے والی بنے گی۔

پس اگر ہمارے اندر خدا تعالیٰ کا خوف ہے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہمیں اپنے اندر زُہد پیدا کرنا ہوگا۔ اور زُہد کیا ہے۔ زُہد یہ ہے کہ آخرت کی محبت کی وجہ سے دنیا سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینا۔ یہ ہے عبادت کا وہ معیار جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا ہوتا ہے۔ اگر ہماری عبادتیں صرف اپنی ضرورت کے وقت، اپنی تکلیفوں کے وقت اپنی خواہشات کے حصول کیلئے ہیں تو یہ عبادتیں ایک زاہد کی عبادتیں نہیں کہلا سکتیں۔ یہ اس لئے نہیں ہیں کہ ہمارے دل آخرت کی طرف بکلّی جھکے ہوئے ہیں۔ یہ عبادتیں اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہمیں مجبور کر رہی ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں۔ ہماری عبادتیں اس لئے نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے کیلئے عبادت کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) یعنی میں نے جنّ اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’پس اس آیت کی رو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کیلئے ہو جانا ہے۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 414) پس ان دنوں میں جو جلسے کے یہ تین دن ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق اس زہد کا نمونہ بننے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہماری نمازیں، ہماری عبادتیں خدا تعالیٰ کی خاطر ہوں نہ کہ صرف ضرورت پڑنے پر اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے ہوں۔ اور جب یہ حالتیں ہماری نمازوں، ہماری عبادتوں کی ہو جائیں گی تو تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق اور آپکی خواہش کے مطابق پرہیزگاری کا بھی نمونہ بنیں گے اور تقویٰ کی راہوں پر بھی چلنے والے ہوں گے۔

پھر آپ ہمیں یہ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب آخرت کی تمہیں فکر ہوگی تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر قربانیوں کی بھی تمہیں فکر ہوگی اور آپ کا ہمیں اس جلسہ پر بلا کر اس طرف بھی توجہ دلانا مقصود تھا کہ ان مہمات میں جو دین کی ترقی کیلئے ضروری ہیں ان میں شامل ہوں اور سرگرمی دکھائیں۔

آج یہ دینی مہمات کیا ہیں؟ یہ وہ دینی مہمات ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد اکبر کا نام دیا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد اوّل، صفحہ 183، کتاب الایمان، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

یہ جہاد کوئی بندوقوں یا توپوں یا گولوں کے استعمال کا جہاد نہیں ہے۔ نہ یہ اپنے مقاصد حاصل کرنے کیلئے شہری آبادیوں کو خون میں نہلا کر معصوم بچوں اور عورتوں کی جانیں ضائع کرنے کا جہاد ہے۔ ہم تو مسیح محمدی کے ماننے والے ہیں ان چیزوں سے پاک ہیں۔ ہم اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جس جہاد کی طرف بلاتے ہیں اور مسیح محمدی نے جن دینی مہمات میں ہمیں سرگرمی اختیار کرنے کا کہا ہے وہ قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر بھی لاگو کرنا ہے اور دنیا کو بھی بتانا ہے۔ اپنے آپ کو تبلیغ کے میدان میں جھونکنا ہے۔ اس کیلئے اپنی روحانیت کو تیز کرنا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال رہے۔ اور پھر اس جہاد کو کرنے کیلئے قرآنی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور اس کی اشاعت کیلئے مالی قربانیوں میں بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور یہ قربانیاں کرتے ہوئے بڑھتے چلے جانے کے طریقے اور سلیقے سیکھنے ہیں۔ یہ تعلیم ہم نے مشرق کو بھی دینی ہے اور مغرب کو بھی دینی ہے۔ مسلمانوں کو بھی پرانی تعلیم کی اعلیٰ قدروں کی حقیقت سے آگاہ کرنا ہے اور دوسرے مذاہب والوں کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کے حسن سے روشناس کروانا ہے۔ دنیا کو بتانا ہے کہ آج جو تم سب اکٹھے ہو کر غریب ملکوں اور اسلامی ملکوں کے حقوق چھین رہے ہو ان کی تباہی کے درپے ہو اور آجکل دیکھ لیں کہ جس طرح اسرائیل نے نہتّے شہریوں، بچوں، عورتوں، بوڑھوں کا خون کیا ہے اور جس طرح بعض مغربی ممالک کی حکومتیں ان کا ساتھ دے رہی ہیں اور ان پر اپنا ہاتھ رکھا ہوا ہے اور پھر اس کو حق کی خاطر اور دفاع کی خاطر جنگ کہا ہے۔ یہ حق نہیں بلکہ حق چھیننا ہے۔ ظلم سے فضا کو سیاہ کرنا ہے۔ روشنیوں کو اندھیروں میں بدلنا ہے۔ زید کا گناہ بکر کے سر ڈال کر اس کی معصوم عورتوں اور بچوں کو سسکیوں اور آہوں میں مبتلا کرنا ہے۔ ان لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ تمہیں آخرت کی فکر اس لئے نہیں کہ تم سمجھتے ہو کہ یہ سسکیاں اور آہیں بیکار جائیں گی۔ نہیں،

ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ مظلوم کی آہیں کبھی بیکار نہیں جاتیں۔ اس لئے ان ظلموں سے باز آؤ۔ اپنی ڈھٹائی اور بیہودگی کو چھوڑ دو۔ آج ہر احمدی کو اپنے ماحول میں ہر ایک کو یہ بتانا ہے کہ ان ظلموں کے خلاف اپنی آواز اٹھاؤ کہ یہ ظلم ایک جگہ پر ٹکے رہنے والے نہیں بلکہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لینے والے ہیں۔ اس لئے اٹھو اور حق کا ساتھ دو۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ حق لینے اور حق پر چلنے کی تعلیم کیا ہے۔ یہاں بھی معزز مہمان بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے بھی میں کہتا ہوں کہ جہاں تک ان کا اثر و رسوخ ہے ان کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اگر دنیا کو تباہی سے بچانا ہے تو پھر حق کی پہچان کریں اور حق کی طرف چلانے کیلئے اپنی حکومتوں کو مائل کریں۔ حق لینے اور حق پر چلنے کی تعلیم تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتائی ہے۔ وہ ہم سے سیکھیں۔ اگر دنیا میں انصاف اور امن کی فضا چاہتے ہیں تو ہماری بات سنیں۔ دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے اور حق لینے اور حق دینے کے لئے ہمیں مسلمانوں کو بھی یہ بتانا پڑے گا کہ اے مسلمانو! تم بھی اس مسیح محمدی کے قدموں میں آؤ اور اے مغرب میں رہنے والو اور مختلف مذاہب کے ماننے والو! تم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کے پیغام کو سنو اور اس کی بات مانو۔

پس یہ کام ہے احمدی کا اور ان دینی مہمات کو سیکھنے کیلئے ہر احمدی کو اپنے دینی علم میں بھی اضافہ کرنا ہے اور مال اور وقت کی قربانیوں کی طرف بھی توجہ دینی ہے اور اپنی روحانیت کے معیار کو بھی بڑھانا ہے اور آخرت کی فکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا صحیح عبادت گزار بھی بننا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ خدا ترسی بھی اپنے اندر پیدا کرو اور نرم دلی کا بھی نمونہ بن جاؤ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394) کیونکہ خدا کی خاطر جب اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے نرم دلی کرو گے تو اس سے تمہارے تقویٰ میں ہی ترقی ہوگی۔ نرم دل ہونے سے ہی ایک دوسرے کے جذبات کو سمجھنے کا موقع ملے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں خاص طور پر اس کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ان جلسوں پر آنے کا مقصد تبھی پورا ہوگا جب تمہارے اندر نرم دلی ہوگی۔ یہ اس لئے کہ دوسروں کیلئے جب نرم گوشہ ہوگا تو ان کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ سے انسان اپنے لئے نرمی چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نرم سلوک کو حاصل کرنے کیلئے، اس کی مغفرت چاہنے کیلئے اپنے بھائیوں کیلئے بھی نرم دلی کے نمونے دکھانے ہوں گے ورنہ اللہ تعالیٰ سے کس منہ سے مانگ سکتے ہیں۔ کیا یہ کہہ کر اللہ کے حضور جائیں گے کہ میرا دل تو سخت ہے۔ میں تو اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنے دل کو دوسروں کیلئے نرم نہیں کر سکتا لیکن تجھ سے میں یہ دعا کرتا ہوں، تجھ سے میں یہ مانگتا ہوں، تجھ سے توقع رکھتا ہوں کہ میرے ساتھ بھی سخت گیری کا معاملہ نہ کرنا۔ تو یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اپنے لئے تو کچھ اور توقع رکھتے ہوں اور دوسروں کیلئے کچھ اور۔ اللہ تعالیٰ کو تو ایسے عمل پسند نہیں ہیں۔ ہمیں تو یہ حکم ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند نہیں کرتے اپنے بھائی کیلئے پسند نہ کرو۔ جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو اپنے بھائی کیلئے پسند کرو۔ نرمی سے ایک دوسرے سے معاملہ کرنے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے۔ نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اتنا کسی اور نیکی کا نہیں دیتا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، حدیث 6601)

ان دنوں میں جو سخت طبیعتوں والے لوگ ہیں جن لوگوں نے اپنی سخت گیری کی وجہ سے دوسروں سے تعلقات بگاڑے ہوئے ہیں ان کو بھی توجہ کرنی چاہئے وہ اس جلسہ میں آکر اس کی برکتوں سے تبھی فیضیاب ہو سکتے ہیں جب اپنی طبیعتوں میں نرم دلی پیدا کرتے ہوئے ایک دوسرے سے پیار اور محبت کے تعلق قائم کریں۔ مہمان اور میزبان دونوں جلسے کی برکتوں کو سمیٹنے کیلئے کسی بری لگنے والی بات سے بھی درگزر کریں جیسا کہ میں خطبہ میں بھی کہہ چکا ہوں۔ حسن سلوک کریں اور کبھی کوئی ایسی بات نہ کریں جو دوسرے کی دل آزاری کا باعث ہو اور پھر اس ماحول میں یہ جو تربیت ہے یا ٹریننگ ہے اسکو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ اگر نرم دلی ایک دوسرے کیلئے پیدا ہو جائے تو ہمارے معاشرے میں محبت اور بھائی چارے کی فضا زیادہ تیزی سے پروان چڑھنے لگ جائے گی۔ ہم یہ جو نعرہ لگاتے ہیں ہم اس کا عملی نمونہ بن جائیں گے۔ ہمارا بچہ بھی ہمارا بوڑھا بھی ہمارے جوان بھی ہمارے مرد بھی اور ہماری عورتیں بھی اس کا ایک نمونہ بن جائیں گی۔

اور اس جلسہ کے مقاصد میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک یہ بھی مقصد بیان فرمایا ہے کہ باہم محبت اور مواخات میں ایک دوسرے کیلئے نمونہ بن جائیں۔ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394) یعنی یہ ذمہ داری کسی ایک طبقے یا خاص لوگوں کی نہیں ہے بلکہ ہر مرد عورت جوان بوڑھا اس بات کا خیال رکھے کہ ایک دوسرے سے محبت اور مؤاخات میں بڑھنا ہے۔ محبت کے وہ نمونے جو صحابہ ہمارے سامنے قائم کر گئے ہیں، مواخات کے وہ نمونے جو انصار اور مہاجرین کے نمونے تھے، اس اسلامی بھائی چارے کی محبت نے اس قدر اعلیٰ معیار قائم کئے کہ ان لوگوں نے اپنی جائیدادوں میں شریک ہونے کی بھی پیشکش کر دی۔ (صحیح البخاری، کتاب الھبۃ، باب فضل المنیحۃ، حدیث 2630) یہ نمونے جو اس وقت قائم ہوئے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے قائم ہوئے اور آج یہ نمونے ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جن کے آنے کا چودہ سو سال سے انتظار ہو رہا تھا قائم کروانا چاہتے ہیں کیونکہ ان سے آکر آخرین کو پہلوں سے ملانا تھا۔ ان کو قرآن کریم کی تعلیم کا فہم عطا کروانا تھا۔ انہیں پاک کرنا تھا۔ انہیں اعلیٰ علمی، روحانی، اخلاقی حکمتوں سے آگاہ کرنا تھا اور ان حکمتوں سے آگاہ کرتے ہوئے انکے نمونے قائم کروانے تھے۔

پس اس محبت کا تقاضا ہے جو ایک احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزند سے ہے اور ہونی چاہئے کہ اگر اس کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں تو یہ اعلیٰ نمونے دکھائیں اور ان دنوں میں آپس کی رنجشوں کو بھی اگر کوئی ہیں تو ختم کریں اور دنیا میں بھی محبت اور پیار کا پیغام پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ہمیشہ صلح کی بنیاد ڈالیں۔ ان دنوں میں صلح کے حصول کی کوشش بھی کریں اور دعا میں اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکیں۔ بھائی بھائی کے گناہ بخشنا سیکھے۔ خاوند بیوی ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہوئے ایک دوسرے کے عزیز رشتہ داروں کے حقوق بھی ادا کریں تا کہ محبت کی فضا قائم ہو۔ ان محبتوں سے رشتوں کی دُوریوں کو سمیٹ کر قریب لائیں۔ کاروباری رنجشوں اور جھگڑوں کو دور کریں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر نقصان بھی اٹھا رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے پورا کر دے گا۔ لیکن نیت یہی ہونی چاہئے کہ ہم نے جو کچھ کرنا ہے خدا کی خاطر کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کرنا ہے۔ اس لئے کرنا ہے کہ اس زمانے کے امام اور مسیح و مہدی نے اپنی جماعت کے لوگوں سے یہ توقعات وابستہ کی ہیں کہ انکے دل اس دنیا کے بجائے آخرت کی طرف مائل ہو جائیں۔ اس دنیا کمانے کو بھی منع نہیں کیا گیا لیکن اس دنیا کو مقصود بنا کر محبتوں کے بجائے نفرتوں کے بیج بونے سے منع کیا گیا ہے۔

پس اس جلسہ میں آنے کا مقصد تبھی پورا ہوگا جب ہم میں سے ہر ایک ایک دوسرے کی طرف محبت اور اخوت کا ہاتھ بڑھائے گا۔ جن کی رنجشیں ہیں وہ انہیں دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ جن کی اجنبیت کے تعلقات ہیں وہ ان کو محبت اور اخوت کے تعلقات میں بدلیں گے۔ اس جلسہ کی فضا کو ایسی پُر محبت فضا بنادیں کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی پسندیدہ ہو جائے اور وہ اپنے پیار اور محبت کی بارش ہر آن اس جلسہ میں شامل ہونے والوں پر برساتا رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے سب کو۔

پھر ان مقاصد میں سے ایک مقصد آپ نے یہ بیان فرمایا کہ انکسار اور تواضع پیدا ہو۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394) یہ خُلق ایسا ہے کہ جب انسان میں پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ رہتی ہے۔ جب انسان میں انکسار اور تواضع کی حالت پیدا ہوتی ہے تو یہ چیزیں اس میں عقل اور ہوش بھی پیدا کرتی ہیں۔ دنیا میں آج جتنا فتنہ و فساد ہے انفرادی لڑائیاں ہوں یا ملکوں کی لڑائیاں ہوں یا قوموں کی لڑائیاں ہوں یہ سب تکبر کی وجہ ہے۔ اگر تکبر ختم ہو جائے اور انکسار اور عاجزی پیدا ہو جائے تو یقیناً ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہوگی کیونکہ اس سے عقل اور ہوش پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ایسے لوگ اپنی عقل کو عقلِ کُل نہیں سمجھتے بلکہ دوسرے کی بات سننے کا بھی ان میں حوصلہ ہوتا ہے اور یہی چیز پھر اختلاف رائے سننے کا بھی موقع پیدا کرتی ہے اور مشوروں کی طرف بھی توجہ رکھتی ہے جو کہ جماعتی زندگی کی ایک اہم کڑی ہے اور جماعت احمدیہ میں اس کا معیار بہت اونچا ہونا چاہئے۔ پھر ذاتی زندگیوں میں لڑائی جھگڑوں کو ختم کرنے اور پیار اور محبت کی فضا پیدا کرنے کیلئے بھی یہ انتہائی ضروری ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (الفرقان:64) یعنی رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں۔ انکسار اور تواضع سے چلتے ہیں۔ بغیر تکبر کے چلتے ہیں۔ اور جب جاہل کوئی ایسی بات کریں جو جہالت کی اور فساد بھڑکانے والی ہو تو لڑائی اور جھگڑا اور فساد نہیں شروع کر دیتے بلکہ سَلٰمًا کہہ کر چلے جاتے ہیں کہ تمہاری ان جہالتوں کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے بلکہ ہم تو اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کیلئے پیار اور محبت کی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں اور حقیقت میں عباد الرحمٰن بننا چاہتے ہیں جس کی طرف زمانے کا امام ہمیں بلا رہا ہے کیونکہ اسی میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رحمان کے بندے عاجزی سے زمین پر چلتے ہیں کیونکہ کبر تو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل نہیں ہونے دے گا۔ پھر پوچھنے پر فرمایا کہ اچھا پہننا اچھا رہنا تکبر نہیں ہے بلکہ تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے۔ دوسروں کو ذلیل سمجھا جائے۔ ان سے حقارت کا سلوک کرے اور صحیح طرح پیش نہ آئے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، حدیث 265)

پس یہ باتیں ہیں جو ہم نے جلسے کی برکات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہیں اور یہی باتیں ہیں جو تقویٰ پر چلانے والی ہیں اور جن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں بلا رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ”مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔“ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 395)

پھر آپ فرماتے ہیں ”کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں“ (یعنی بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا اور شیخیاں بگھارنے والی چیزیں اور تکبر یہ سب دور نہ ہو جائیں) فرماتے ہیں ”خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔“ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 396)

اللہ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے تکبر سے بچنے والے اور عاجزی اختیار کرنے والے ہوں اور ان لوگوں میں شمار ہوں جن کو مبارکباد دیتے ہوئے اور ان پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ”مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں۔“ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 398)

اللہ کرے کہ یہ جلسہ ہمیں ان باتوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر جن نیکیوں کو آپ ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں ان میں سے ایک راستبازی کا پیغام ہے۔ سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غلط بیانی اور جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے اور جس میں شرک کی بُو آ جائے اس کو آخرت کی فکر کرنے والا کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا تو اپنے عمل سے آخرت پر یقین کی نفی کر رہا ہوتا ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ بعض دفعہ ذرا سی بات پر غلط بیانی کر دی جاتی ہے یا جھوٹی گواہی دے دی جاتی ہے۔ اس کو معمولی چیز سمجھا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو فسق و فجور کی طرف لے جانے والا قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ...... الخ، حدیث 6094) اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سے محفوظ رکھے۔

بعض دفعہ باتوں کے مزے لینے کیلئے بھی لوگوں کو اِدھر سے اُدھر باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ یہ ان کا شغل ہوتا ہے کہ یہاں کی بات وہاں کی اور وہاں کی بات دوسری جگہ کر دی۔ یہ برائی بھی ایسی ہے جس کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ قرار دیا ہے کہ انسان کے جھوٹا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔ (صحیح مسلم، مقدمۃ الامام مسلمؒ، باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع، حدیث 7)

پس ان باتوں سے بچنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔ یہ تمام باتیں جو آپ نے بیان فرمائی ہیں جن کی ہم سے توقع رکھی ہے اور جس کے

معیار قائم کرنے کیلئے آپ نے جلسہ کا آغاز فرمایا تھا تقویٰ میں بڑھنے سے ہی ملتی ہیں۔ پس ہر احمدی کو ان دنوں میں کوشش کرنی چاہئے کہ تقویٰ کے معیار بڑھائے اور آخرت کی فکر کرے۔ جتنا زیادہ ہم اس فکر میں رہیں گے اتنی زیادہ نیکیاں کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی ہمیں توجہ رہے گی۔ دین کی خاطر قربانیاں کرنے کی ہمیں توجہ رہے گی۔

پس ان جلسے کے دنوں میں خاص طور پر اس مقصد کے حصول کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ جو آیت مَیں نے شروع میں تلاوت کی تھی اس میں بھی یہی فرمایا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا وَّیُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ (الانفال:30) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ایک امتیازی نشان بنا دے اور تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ (الانفال:30)

پس یہ تقویٰ ہی ہے جو مومن اور غیر مومن میں فرق ظاہر کرتا ہے اور جب ایک مومن تقویٰ پر چلتے ہوئے آخرت کی فکر کرتا ہے تو نیک اعمال کرنے کی بھی توفیق ملتی ہے اور برائیاں چھوڑنے کی بھی توفیق ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش یہی ہے کہ پہلی برائیاں دور ہو جائیں اور آئندہ نیکیاں کرنے کی توفیق ملے۔ پس ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کے حصول کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے ہمت اور مدد مانگیں تا کہ نیکیاں کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں ان مقاصد کو حاصل کرنے والا بنائے جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان جلسوں کا انعقاد فرمایا تھا۔ کوشش بہرحال ہماری طرف سے پہلے ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ مدد فرمائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''جب تک ہماری جماعت تقویٰ اختیار نہ کرے نجات نہیں پا سکتی۔ خدا تعالیٰ اپنی حفاظت میں نہ لے گا۔ یہی سبب ہے کہ بعض ان صحابہ میں سے جن جن سے بڑے بڑے کام لینے تھے وہ سب سخت سے سخت خطروں میں بھی بچائے گئے۔'' (ملفوظات، جلد5، صفحہ 458، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا: ''گھروں کو ذکر اللہ سے معمور کرو۔ صدقہ و خیرات دو۔ گناہوں سے بچو تا اللہ تعالیٰ رحم کرے۔'' فرماتے ہیں ''جو لوگ دنیا کے معاملات میں مستغرق رہتے ہیں وہ ایسے ہی ہیں گویا انہوں نے بیعت ہی نہیں کی۔ یاد رکھو اور عمل کرو جو جس سے پیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے۔'' (ملفوظات، جلد5، صفحہ 459 تا 460، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

پس اس یقین پر قائم ہو کر ہمیں تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ جُڑنے سے یقیناً ہمارے نیک اعمال پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی نظر ڈالے گا اور ہمیں اپنے ان انعاموں سے نوازے گا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کیلئے مقدر کئے ہوئے ہیں۔ اور یہ کوئی ایسی باتیں نہیں ہیں جن کے نظارے ہم نے نہیں دیکھے یا نہیں دیکھ رہے۔ بیشمار مثالیں ایسی ہیں جو تقویٰ پر چلنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے دکھائی ہیں۔ اپنی تائید و نصرت کے ایسے نشانات دکھائے جنہوں نے ماحول کے احمدیوں کو بھی ایمان اور یقین میں ترقی دی۔ اگر ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اپنے عملوں کو اس کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں اور برکتوں کی چادر میں لپیٹ لے گا اور ہماری نسلوں پر بھی بے شمار فضل فرمائے گا۔ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے گا کہ وہ نیک اعمال بجا لانے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کی حقیقت کو سمجھیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ان اعمال کو بجا لانے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ تک پہنچانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اندر وہ اخلاص اور نیک نیتی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کے ساتھ کی گئی قربانیاں اور عمل اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی محبت کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے ہر لمحہ کو، ہر گھڑی کو اخلاص اور ایمان کے ساتھ جوڑے رکھے۔ ہمارے اندر وہ ایمان پیدا کرے جو اللہ تعالیٰ کے مقرّبین کا خاصہ ہے۔ ہماری اولاد در اولاد کو بھی ایسا یقین اور ایمان عطا فرمائے جو کبھی انہیں غفلتوں اور سستیوں میں مبتلا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ دین و دنیا کی ترقیات دکھاتا رہے اور اپنے فضل سے راستے کی تمام روکوں کو دور فرمائے۔ اللہ کرے کہ ہم اس فیض سے جس کو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پایا دنیا کو بھی احسن رنگ میں روشناس کرانے والے بنیں۔

جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا تھا کہ آجکل اسرائیل اور مغرب کے بعض ملکوں نے لبنان اور بعض مسلمان ملکوں کے خلاف انتہائی ظالمانہ رویہ اپنایا ہوا ہے۔ اس کیلئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُمّتِ مُسلمہ کو محفوظ رکھے۔ خود ان ظلموں کا بدلہ لے۔ معصوم انسانیت سے کھیلنے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ اسلام کی بھی آنکھیں کھولے۔ ان کی لیڈر شپ میں بھی یہ احساس پیدا کرے کہ اپنے ذاتی مقاصد اور دلچسپیوں پر اُمّت کے مسائل کو ترجیح دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی تقویٰ کا نور عطا فرمائے اور ان میں یہ احساس پیدا ہو کہ اُمّت کی خاطر انہیں اپنے ذاتی مفادات کو قربان کرنا چاہئے۔ اللہ کرے کہ ان کو عقل آ جائے۔ اللہ تعالیٰ دشمنانِ اسلام کو ناکامی اور نامرادیوں کا منہ دکھائے۔ آج احمدی ہی ہیں جنہوں نے اُمّتِ مسلمہ کا درد رکھتے ہوئے ان کیلئے بغیر کسی بناوٹ اور تصنع اور ذاتی مفاد کے دعا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج دنیا کی بقا مسیح محمدی کے ماننے والوں کی دعاؤں سے ہی ہے۔ پس دعاؤں، دعاؤں اور دعاؤں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب پہلے دعا کرلیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2 فروری 2018)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ (سورۃ البقرۃ:44)

اورنماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم. ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

● جماعت احمدیہ مونگھیر میں مورخہ 13 مئی 2018 کو مکرم عبدالحکیم غلام احمد صاحب نائب امیر ضلع مونگھیر و بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی محمد عالم صاحب نے کی۔ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ عزیز منیب احمد نے ایک قصیدہ پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم مسعود احمد صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ جلسہ پر حاضر ایک غیر احمدی دوست مکرم محمد نصیر صاحب انسپکٹر پولیس اور بعض ہندو پولیس افسران کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب ''نبیوں کا سردار'' تحفۃً دی گئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(نوید الفتح شاہد، مبلغ انچارج ضلع بھاگلپور، بانکا، مونگھیر)

● جماعت احمدیہ اڈینگ ضلع متھرا صوبہ یوپی میں مورخہ 15 جولائی 2018 کو مکرم نور محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم راز احمد صاحب نے کی۔ عہد خدام و اطفال مکرم زاہد احمد صاحب نے دہرایا۔ نظم مکرم الیاس احمد ظفر صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور سیکرٹری مال اڈینگ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(الیاس احمد ظفر، جماعت احمدیہ اڈینگ، متھرا، یوپی)

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

مورخہ 21 جولائی 2018 کو حیدرآباد کے حلقہ بی بی بازار میں بعد نماز فجر مالی قربانی کی اہمیت کے موضوع پر مکرم الیاس احمد صاحب صدر حلقہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سہیل احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم ظفر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم عادل احمد خان صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ تقریر کے بعد زکوٰۃ اور دیگر چندہ جات اور سود وغیرہ کے متعلق سوال جواب ہوئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد)

جماعت احمدیہ بھدرواہ کی جانب سے
جموں کے آئی پی ایس افسران کو جماعتی لٹریچر کی پیشکش

ماہ جولائی 2018 کے آخری ہفتہ میں جماعت احمدیہ بھدرواہ سے خاکسار، نائب صدر جماعت، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور مربی سلسلہ پر مشتمل ایک تبلیغی وفد نے مکرم ڈی سی صاحب سمرن دیپ سنگھ آئی اے ایس اور مکرم محمد شبیر صاحب ایس ایس پی سے ملاقات کی۔ ڈی سی صاحب جموں ہمارے پیس سمپوزیم میں تشریف لاتے ہیں اور انہیں جماعتی تعارف حاصل ہے۔ جناب ایس پی صاحب کو جماعتی تعارف کرایا گیا۔ ہر دو آئی پی ایس افسران کو جماعتی لٹریچر اور لیف لیٹس کا تحفہ پیش کیا گیا۔

(عبد الحفیظ فانی، صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

حلقہ ننگل قادیان میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے مورخہ 4 ستمبر 2018 کو مسجد طاہر ننگل (قادیان) میں بعد نماز مغرب مکرم جاوید احمد لون صاحب مربی نظارت دیوان قادیان کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ بعدہ مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب ایڈیٹر اخبار بدر ہندی نے ''ہندو مذہب کا تعارف اور بعض اعتراضات کے جوابات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ موصوف نے ہندو مذہب کے تفصیلی تعارف کے ساتھ ساتھ ہستی باری تعالیٰ کے متعلق سوشل میڈیا پر ہونے والے بعض اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(تنویر احمد ناصر، منتظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ ننگل)

جماعت احمدیہ پونہ، بنگلور اور بھاگلپور میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد

● جماعت احمدیہ پونہ میں مورخہ 4 تا 10 اگست 2018 ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔ ساتوں دن مختلف احباب جماعت کے گھروں میں اجلاسات منعقد ہوئے۔ ان اجلاسات میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد قرآن مجید کی اہمیت و برکات اور پاکیزہ تعلیمات کے موضوع پر علمائے کرام نے تقاریر کیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اجلاسات کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(حلیم خان شاہد، مبلغ سلسلہ پونہ، مہاراشٹر)

● جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 6 تا 12 اگست 2018 ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔ مختلف حلقہ جات میں اجلاسات منعقد ہوئے۔ اختتامی اجلاس احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں بعد نماز عصر مکرم حشمت اللہ صاحب نائب امیر بنگلور کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تمام حلقوں سے خدام، اطفال، لجنہ و ناصرات اور انصار بزرگان نے شرکت کی۔ ان اجلاسات میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد قرآن مجید کی اہمیت و برکات اور پاکیزہ تعلیمات کے موضوع پر علمائے کرام نے تقاریر کیں۔ آخری دن کے اجلاس کے دوران 6 بچوں کو قرآن کریم ناظرہ کا آغاز کرایا گیا نیز ایک بچے کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔

(محمد اسمٰعیل، سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی)

● جماعت احمدیہ بھاگلپور میں مورخہ 27 جولائی تا 2 اگست 2018 ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد ہوا۔ پہلے دن احمدیہ مسجد بھاگلپور میں بعد نماز مغرب مکرم مصطفیٰ ایوب صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ ہفتہ قرآن کریم منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم منصور احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور خاکسار نے تقریر کی۔ اسی طرح باقی ایام میں بھی مختلف احباب جماعت کے گھروں میں جلسہ ہفتہ قرآن کریم منعقد ہوا۔ اختتامی اجلاس بھاگلپور کے ایک فنکشن گارڈن میں خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں 70 افراد جماعت نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی دیدار الحق صاحب نے کی۔ نظم مکرم تنویر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر فہیم اختر صاحب اور مکرم سید آفاق احمد صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ آخر پر عشائیہ کا انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(نوید الفتح شاہد، مبلغ انچارج بھاگلپور، بانکا، مونگھیر)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید سے جماعت ترقی کر رہی ہے اور نیک فطرت لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں

مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جو صبر اور صدق دل سے میرے پیچھے آتا ہے وہ ہلاک نہ کیا جاوے گا بلکہ وہ اس زندگی سے حصہ لے گا جس کو کبھی فنا نہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23؍ مارچ 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے بعد نام نہاد علما اور عام مسلمانوں نے کیا ردّعمل ظاہر کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ کے دعوے کے بعد نام نہاد مسلمان علماء نے عامۃ المسلمین کو آپ کے خلاف بھڑکانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ انتہائی کوشش کی۔ جس حد تک وہ جا سکتے تھے گئے اور اب تک یہی کر رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید سے آپکی جماعت ترقی کر رہی ہے اور نیک فطرت لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مسیح موعود ہونے کے متعلق کیا اعلان فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ چاہو تو قبول کرو۔ چاہو تو ردّ کرو۔ مگر تمہارے ردّ کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے براہین میں فرمادیا ہے صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ مسیح موعود کو کس معیار پر آزمانے کی نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو آزمائیں اور پھر دیکھیں کہ حق کس کے ساتھ ہے۔ خیالی اصولوں اور تجویزوں سے کچھ نہیں بنتا۔ اور نہ مَیں اپنی تصدیق خیالی باتوں سے کرتا ہوں۔ مَیں اپنے دعویٰ کو منہاجِ نبوت کے معیار پر پیش کرتا ہوں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسی اصول پر اس کی سچائی کی آزمائش نہ کی جاوے۔

سوال جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق دل میں کینہ رکھتے ہیں، حضور نے ان کی مثال کس سے دی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جو دل کھول کر میری باتیں سنیں گے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ فائدہ اٹھاویں گے اور مان لیں گے۔ لیکن جو دل میں بخل اور کینہ رکھتے ہیں ان کو میری باتیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گی۔ ان کی تو اَحول جیسی مثال ہے، جو ایک کے دو دیکھتا ہے۔ اس کو خواہ کسی قدر دلائل دیئے جائیں کہ دو نہیں ایک ہی ہے وہ تسلیم ہی نہیں کرے گا۔ کہتے ہیں کہ ایک اَحول خدمتگار تھا۔ آقا نے (اس کو) کہا کہ اندر سے آئینہ لے آؤ۔ وہ گیا اور واپس آ کر کہا کہ اندر تو دو آئینے پڑے ہیں۔ کونسا لے آؤں؟ آقا نے کہا کہ ایک ہی ہے۔ دو نہیں۔ اَحول نے کہا تو کیا مَیں جھوٹا ہوں؟ (اس کے) آقا نے کہا اچھا ایک کو توڑ دے۔ جب توڑا گیا تو اسے معلوم ہوا کہ درحقیقت میری غلطی تھی۔

سوال مسیح موعود کی تکذیب اور انکار کا کیا نتیجہ ہوگا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے۔ جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعہ:4) میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی۔ بلکہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اَلْحَمْدُ سے لے کر وَالنَّاس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تکذیب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کے لازم آنے کی کیا وجہ بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے؟ اس طرح پر کہ آپ نے جو وعدہ کیا تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا وہ معاذ اللہ جھوٹا نکلا۔ پھر آپ نے جو اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ فرمایا تھا وہ بھی معاذ اللہ غلط ہوا ہے۔ اور آپ نے جو صلیبی فتنہ کے وقت ایک مسیح و مہدی کے آنے کی بشارت دی تھی وہ بھی معاذ اللہ غلط نکلی کیونکہ فتنہ تو موجود ہو گیا مگر وہ آنے والا امام نہ آیا۔ اب ان باتوں کو جب کوئی تسلیم کرے گا۔ عملی طور پر کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذّب ٹھہرے گا یا نہیں؟

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو کیا خوشخبری عطا فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: پس اگر ان لوگوں کے دل میں بخل اور ضد نہیں تو میری بات سنیں اور میرے پیچھے ہو لیں۔ پھر دیکھیں کہ کیا خدا تعالیٰ ان کو تاریکی میں چھوڑتا ہے یا نور کی طرف لے جاتا ہے؟ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جو صبر اور صدق دل سے میرے پیچھے آتا ہے وہ ہلاک نہ کیا جاوے گا بلکہ وہ اس زندگی سے حصہ لے گا جس کو کبھی فنا نہیں۔

سوال حضور انور نے بینن کے ابراہیم صاحب کے قبول احمدیت اور اخلاص و وفا کا کن محبت بھرے الفاظ میں تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بینن کے ابراہیم صاحب نے 2012 میں احمدیت قبول کی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے اخلاص و وفا میں ترقی کرنی شروع کی۔ اپنے رشتہ داروں کو بھائیوں وغیرہ کو تبلیغ کرنی شروع کی۔ ان کے بھائی نے ان کی تبلیغ سے تنگ آ کر کہ یہ تبلیغ کر کے ہمیں ہمارے دین سے ہٹا رہا ہے، ان سے لڑائی کرنی شروع کر دی لیکن یہ تبلیغ کرتے رہے۔ لوگوں کو احمدیت کا پیغام، حقیقی اسلام کا پیغام پہنچاتے رہے۔ اور اس طرح ان کی کوششوں سے اردگرد کے تین گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں شامل ہو گئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضرورت مصلح کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ ہر ایک فصل کے کاٹنے کا وقت آ جاتا ہے۔ ایسا ہی اب مفاسد کے دُور کر دینے کا وقت آ گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی انتہا تک کی گئی ہے۔ ایسے وقت میں وہ ہمیشہ ایک آدمی کو پیدا کیا کرتا ہے جو اس کی عظمت اور جلال کیلئے بہت جوش رکھتا ہے۔ ایسے آدمی کو باطنی مدد کا سہارا ہوتا ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ سب کچھ آپ ہی کرتا ہے مگر اس کا پیدا کرنا ایک سنّت کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی سنت کے موافق بھیجا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا کیا جواب دیا کہ پہلے ہی اتنے فرقے ہیں تو پھر ایک نیا فرقہ بنانے کی کیا ضرورت ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یاد رکھو کہ ایسی باتیں کم سمجھی اور معرفت کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ میرا اپنا کام نہیں ہے۔ یہ پھوٹ اگر ڈال دی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے جس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ کیونکہ ایمانی حالت کمزور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ ایمانی قوت بالکل ہی معدوم ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حقیقی ایمان کی روح پھونکے جو اس سلسلہ کے ذریعہ سے اس نے چاہا ہے۔ فرمایا: یہ باتیں اور وساوس سحر کی طرح کام کرتے ہیں۔ وہ ایسے وقت نہیں سوچتے کہ ہم حقیقی ایمان پیدا کرنا چاہتے ہیں جو انسان کو گناہ کی موت سے بچا لیتا ہے اور ان رسوم و عادات کے پیرو لوگوں میں وہ بات نہیں۔ ان کی نظر ظاہر پر ہے حقیقت پر نگاہ نہیں۔ ان کے ہاتھ میں چھلکا ہے جس میں مغز نہیں۔

سوال مسلمانوں کے اعمال اگر اعمال صالحہ ہیں تو پھر ان کے پاک نتائج پیدا کیوں نہیں ہوتے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یہ لوگ سمجھتے نہیں کہ ہم میں کون سی بات اسلام کے خلاف ہے۔ اعمال صالحہ تو تب ہو سکتے ہیں کہ وہ ہر قسم کے فساد اور ملاوٹ سے پاک ہوں۔ مَیں کبھی یقین نہیں کر سکتا کہ ایک شخص مومن اور متقی ہو اور اعمالِ صالحہ کرنے والا ہو اور وہ اہل حق کا دشمن ہو حالانکہ یہ لوگ ہم کو بے قید اور دہریہ کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کیا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے مامور کر کے بھیجا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی کچھ عظمت ان کے دل میں ہوتی تو وہ انکار نہ کرتے اور اس سے ڈر جاتے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم خدا تعالیٰ کے نام کی تخفیف کرنے والے ٹھہریں۔ لیکن یہ تب ہوتا جب کہ ان میں حقیقی اور اصل ایمان اللہ تعالیٰ پر ہوتا اور وہ یوم الجزاء سے ڈرتے اور لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ پر اُن کا عمل ہوتا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخری زمانے کے واسطے خبر دی تھی کہ اس وقت دو رنگ کے فتنے ہوں گے۔ ایک اندرونی۔ دوسرا بیرونی۔ اندرونی فتنہ یہ ہوگا کہ مسلمان سچی ہدایت پر قائم نہ رہیں گے اور شیطانی عمل دخل کے نیچے آ جائیں گے۔ اور بیرونی فتنہ یہ ہوگا کہ آنحضرتؐ کی پاک ذات پہ افتراء کئے جائیں گے۔ اور ہر قسم کے دل آزار حملوں سے اسلام کی توہین اور تخریب کی کوشش کی جاوے گی۔ غرض ان دونوں فتنوں کی اصلاح کیلئے آنحضرتؐ کو یہ بشارت ملی کہ ایک شخص آپ کی اُمّت میں سے مبعوث کیا جاوے گا، جو بیرونی فتنہ اور صلیبی مذہب کی حقیقت کو توڑ دینے والا ہوگا اور اسی لحاظ سے وہ مسیح ابن مریم ہوگا اور اندرونی تفرقوں اور بے راہیوں کو دور کر کے ہدایت کی سچی راہ پر قائم کرے گا اس لئے مہدی کہلائے گا۔

سوال حضور انور نے ہر احمدی کو کیا جائزہ لینے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو، ہم میں سے اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تو کیا اس ماننے اور بیعت کا حق ادا کرنے والے بھی ہیں؟ کئی ایسے ہیں جو نمازیں بھی پوری طرح ادا نہیں کرتے۔ استغفار کی طرف تو بعضوں کی بالکل توجہ نہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں۔ اگر یہ حالت ہے تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں۔ دوسرے نہ مان کر گناہگار ہو رہے ہیں۔ اور ہم مان کر پھر اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کر کے، ایک عہد کر کے پھر اسے پورا نہ کرنے کی وجہ سے گناہگار ہو رہے ہیں۔ پس بڑی فکر سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے احباب جماعت کو کیا خوش خبری عطا فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: آج ایک اعلان یہ بھی ہے اور خوشی کی خبر بھی ہے کہ اخبار الحکم جو قادیان سے نکلا کرتا تھا اور دوبارہ اسکی اشاعت 1934ء میں شروع ہوئی۔ پھر بند ہو گیا۔ آج انگریزی زبان میں اس کا یہاں سے اجراء ہو رہا ہے اور آج یوم مسیح موعود بھی ہے۔ یہ اخبار پرنٹ میں تو تھوڑا آئے گا لیکن انٹرنیٹ پہ available ہوگا اور خطبہ کے فوراً بعد یہ اس ویب سائٹ www.alhakam.org پہ دستیاب ہو جائے گا۔ اسی طرح موبائل فون اور ٹیبلٹس (Tablets) وغیرہ کیلئے Al-Hakam نام سے اَیپ (App) بھی دستیاب ہوگا جسے ڈاؤن لوڈ کر کے اس پر اخبار کو بسہولت پڑھ سکیں گے۔ یہ ایپ (App) معروف موبائل فون سسٹم مثلاً ایپل (Apple) اور اینڈرائڈ (Android) پر ڈاؤن لوڈ کرنے کیلئے خطبہ کے بعد فوراً دستیاب ہو جائے گی۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ (سورۃ البقرۃ:46)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ مستحکم ہے وہاں مجلس خدام الاحمدیہ اور دوسری ذیلی تنظیموں کا بھی قیام ہو چکا ہے

ذیلی تنظیموں کے قیام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر عمر کے احمدیوں کی اخلاقی، دینی اور روحانی تربیت کی طرف خاص توجہ دی جائے، ذیلی تنظیموں کو اس لئے قائم کیا گیا ہے تا کہ ممبران جماعت کو اپنے دین کے قریب لایا جائے اور انہیں ان کی انفرادی ذمہ داریاں سمجھائی جائیں، نیز ممبرانِ جماعت کو اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے دنیاوی امور کی سرانجام دہی اور ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کیلئے رہنمائی کرنا بھی ذیلی تنظیموں کے کاموں میں شامل ہے، اس کے علاوہ ذیلی تنظیموں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ دین اور ملک وقوم دونوں کی خدمت کرنے کی ترغیب دلائیں اور یہ خدمت اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہونی چاہئے

مجلس خدام الاحمدیہ ہمارے 15 سے 40 سال کے نوجوان مردوں پر مشتمل ہے اور اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام چل رہی ہے جو ہمارے نَو جوان لڑکوں کی اخلاقی اور دینی تربیت کا خیال رکھتی ہے۔12 سے 15 سال کی عمر کے بڑے اطفال یقیناً ایسی عمر میں ہیں جس میں ان کے اَذہان پختہ ہو رہے ہیں اور وہ اپنے دین کی بنیادی باتوں کو اور اپنے کئے ہوئے عہدوں کو بھی سمجھتے ہیں۔اس کی روشنی میں آج مَیں سب سے بنیادی عہد کے بارہ میں بات کروں گا جو ہر مسلمان کرتا ہے اور وہ ’’کلمہ‘‘ ہے۔یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔یہ وہ بنیادی الفاظ ہیں جن پر اسلامی تعلیمات کی بنیاد ہے۔اور ہماری ذیلی تنظیموں کے عہدوں میں جن میں خدام الاحمدیہ کا عہد بھی شامل ہے ان سب کا آغاز ایمان کے اس اقرار سے ہوتا ہے۔پس سمجھ بوجھ کی عمر کو پہنچنے والے ہر خادم اور ہر طفل کو لازماً سنجیدگی کے ساتھ اس عہد کے معانی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مختلف پہلوؤں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں کلمہ طیّبہ کی نہایت پُر معارف تشریح اور اس کے معانی کا بیان اور اس حوالہ سے خدام واطفال کو نہایت زرّیں نصائح اور ہدایات

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے نیشنل اجتماع کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی زبان میں فرمودہ اختتامی خطاب کا اردو ترجمہ

(فرمودہ 17 ستمبر 2017ء بروز اتوار بمقام Bordon, Kingsley,Country Market، یُوکے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ مستحکم ہے وہاں مجلس خدام الاحمدیہ اور دوسری ذیلی تنظیموں کا بھی قیام ہو چکا ہے۔اور ذیلی تنظیموں کے قیام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر عمر کے احمدیوں کی اخلاقی، دینی اور روحانی تربیت کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ ذیلی تنظیموں کو اس لئے قائم کیا گیا ہے تا کہ ممبران جماعت کو اپنے دین کے قریب لایا جائے اور انہیں ان کی انفرادی ذمہ داریاں سمجھائی جائیں۔نیز ممبران جماعت کو اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے دنیاوی امور کی سرانجام دہی اور ضروریات زندگی کو پورا کرنے کیلئے رہنمائی کرنا بھی ذیلی تنظیموں کے کاموں میں شامل ہے۔اسکے علاوہ ذیلی تنظیموں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ دین اور ملک وقوم دونوں کی خدمت کرنے کی ترغیب دلائیں اور یہ خدمت اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہونی چاہئے۔جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ ہمارے 15 سے 40 سال کے نوجوان مردوں پر مشتمل ہے اور اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام چل رہی ہے جو ہمارے نَو جوان لڑکوں کی اخلاقی اور دینی تربیت کا خیال رکھتی ہے۔12 سے 15 سال کی عمر کے بڑے اطفال یقیناً ایسی عمر میں ہیں جس میں ان کے اذہان پختہ ہو رہے ہیں اور وہ اپنے دین کی بنیادی باتوں کو اور اپنے کئے ہوئے عہدوں کو بھی سمجھتے ہیں۔اس کی روشنی میں آج مَیں سب سے بنیادی عہد کے بارہ میں بات کروں گا جو ہر مسلمان کرتا ہے اور وہ ’’کلمہ‘‘ ہے۔یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔یہ وہ بنیادی الفاظ ہیں جن پر اسلامی تعلیمات کی بنیاد ہے۔اور ہماری ذیلی تنظیموں کے عہدوں میں جن میں خدام الاحمدیہ کا عہد بھی شامل ہے ان سب کا آغاز ایمان کے اس اقرار سے ہوتا ہے۔پس سمجھ بوجھ کی عمر کو پہنچنے والے ہر خادم اور ہر طفل کو لازماً سنجیدگی کے ساتھ اس عہد کے معانی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کلمہ کا پہلا حصّہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔جس کا مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

پس سب سے بنیادی اور اوّلین اصول جس کے مطابق ہر مسلمان مرد اور عورت کو اپنی زندگی لازماً بسر کرنی چاہئے وہ توحید ہے۔یعنی اس کامل ایمان اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔لیکن یہ بات کافی نہیں کہ ان الفاظ کا صرف زبانی اقرار کیا جائے بلکہ اس اقرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعہ سے اپنے ایمان کا اظہار ہونا چاہئے اور سب سے زیادہ اہمیت کی حامل اور اعلیٰ ترین عبادت نماز ہے۔یعنی صلوٰۃ۔قرآن کریم کے مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم پنجوقتہ فرض نمازیں ادا کریں۔پس اگر ہم نمازوں کی ادائیگی میں سُست ہیں تو اس کا مطلب ہوگا کہ ہمارا اللہ تعالیٰ پر ایمان کا اقرار بے فائدہ ہے، کسی اہمیت کا حامل نہیں اور جھوٹا اقرار ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے نہایت خوبصورتی اور حکمت سے اس نکتہ کی وضاحت فرمائی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے والا اس وقت اپنے اقرار میں سچّا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی محبوب ومطلوب اور مقصود نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جب انسان کی خدا تعالیٰ سے ایسی حالت ہو اور واقعی طور پر اس کا ایمانی اور عملی رنگ اس اقرار کو ظاہر کرنے والا ہو، تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس اقرار میں جھوٹا نہیں۔ ساری مادی چیزیں جل گئی ہیں اور ایک فنا اس پر اس کے ایمان میں آگئی ہے۔تب وہ اس بات کا دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کا اقرار سچّا ہے اور جھوٹ پر مبنی نہیں۔(ماخوذ از ملفوظات، جلد 2، صفحہ 59، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپؑ نے تعلیم دی کہ سچّا مسلمان وہی ہے جس کا دل اور روح خدا تعالیٰ کی محبت سے مخمور ہے اور وہ اس ایمان میں رچا ہوا ہے کہ اللہ کے سوا اَور کوئی معبود نہیں۔پس اس معیار کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے ورنہ انسان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا اقرار صرف سطحی اور اس کے الفاظ کھوکھلے ہیں۔

کلمہ کا دوسرا حصہ اس پختہ ایمان کا متقاضی ہے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ کلمہ کا جو دوسرا جزو ہے وہ نمونہ کیلئے ہے۔کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کیلئے بہترین نمونہ ہیں اور آپؐ خدا تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری میں کامل انسان تھے۔یقیناً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عظیم اخلاق کے مالک تھے اور تمام انسانیت کیلئے اُسوۂ حسنہ یعنی بہترین نمونہ تھے۔پس ہر احمدی مسلمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ہمارے نَو جوانوں کو لازماً یہ احساس ہونا چاہئے کہ یہ وہ سنہری کنجی ہے جس سے ہم کامیابی کے دروازے کھول سکتے ہیں۔اور ہم اسی ایک امید پر قائم ہیں کہ اسلام کی اصل حقیقت دنیا کے لوگوں پر ظاہر کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔پس اس کی روشنی میں مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی چند مثالیں دینا چاہتا ہوں جن سے ہمیں نمونہ حاصل کرنا چاہئے اور انہیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق الٰہی اتنا زیادہ تھا اور توحید باری تعالیٰ پر اس قدر ایمان تھا کہ غیر مسلم کافر بھی اس کا اقرار کئے بغیر نہ رہ سکے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کے بعد مکّہ کے کافر کھلے عام کہا کرتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اپنے ربّ کا عاشق ہو گیا ہے۔(احیاء علوم الدین، جلد 1، صفحہ 723، کتاب الآداب السماع والوجد، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 2004ء)

مزید برآں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں بھی اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا تھے۔ایک دعا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جو ہر مسلمان کو بار بار پڑھنی چاہئے وہ یہ تھی کہ ’’اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اُس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔اے اللہ! اپنی اتنی محبت میرے دل میں ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔‘‘ (سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب دعاء داؤد اللّٰھم اِنی أسالک، حدیث 3490)

یہ خوبصورت دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فنا فی اللہ ہونے کی کامل حالت کا اظہار کرتی ہے اور ہمیں لازمًا اس روح کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔آجکل کی دنیا میں لوگ دین کو چھوڑ کر اپنی ذاتیات کو اس حد تک ترجیح دیتے ہیں کہ اُن میں اپنے خالق سے پیار اور محبت کا اظہار کرنے اور اس کے حقوق ادا کرنے کا احساس پیدا ہی نہیں ہوتا۔ہم میں سے بھی بعض کو دنیاوی مال اور دنیاوی کامیابی حاصل کرنے کا اتنا جنون ہے کہ وہ مقررہ وقت پر نماز ادا کرنا ہی بھول جاتے ہیں۔یا اپنی فیملی کے معاملات میں اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ وہ اپنے اوّلین فرض کو یعنی خدا تعالیٰ سے پیار کرنے اور اس کی عبادت کرنے کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔یہ طرز عمل ایک حقیقی اور سچّے مسلمان کا کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو ہر چیز پر فوقیت دیں گے تب ہی ہم انصاف کے ساتھ کہہ سکیں گے کہ ہم اپنے ایمان کو مقدم رکھ رہے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔

مزید برآں توحید کے قیام کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے صدقِ دل سے توحید باری کا اقرار کیا وہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور افضال حاصل کرنے والا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کو توحید کا اقرار اس دعا سے کرنا چاہئے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اُسی کی ہے۔تمام تعریفوں کا بھی وہی مستحق ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے دن میں سو مرتبہ یہ دعا کی ایسے شخص کو دس غلاموں کی آزادی کے برابر ثواب ہوگا اور اس کیلئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں مٹائی جائیں گی۔توحید باری پر مشتمل یہ ذکر اُس دن شام تک کیلئے شیطان سے اُس کی پناہ کا ذریعہ بن جائے گا اور کوئی شخص اُس سے بہتر عمل والا قرار نہیں پائے گا سوائے اُس شخص کے جو یہ ذکر اس سے بھی زیادہ کثرت سے کرے۔ (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التہلیل، حدیث 6403)

یہ دعا حقیقت میں ہمارے ایمان کے اقرار یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی اہمیت ظاہر کرتی ہے۔ اور جب انسان سنجیدگی کے ساتھ اس طرح دعا کرتا ہے تو ہر حال میں وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہے گا۔اس بات میں ذرّہ بھر بھی کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معیار سب سے اعلیٰ تھا۔خواہ کیسے بھی حالات ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو حقوق اللہ کی ادائیگی میں حائل نہ ہونے دیتے۔مثلاً احادیث میں مذکور ہے کہ انتہائی بیماری یا انتہائی زخمی حالت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت میں مسلسل آگے بڑھتے رہے۔ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے جس کے نتیجہ میں آپ کے جسم کا دایاں پہلو شدید زخمی ہو گیا۔آپ کھڑے ہو کر نماز ادا نہ فرما سکتے تھے اس لئے بیٹھ کر نماز پڑھائی مگر باجماعت نماز میں ناغہ پسند نہ فرمایا۔(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی السطوح والمنبر والخشب، حدیث 378)

ذاتی طور پر ہم سب اپنی نیتوں اور اپنے عبادت کے معیاروں سے بخوبی واقف ہیں کہ کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ یہ انتہائی افسوسناک حالت ہے کہ بہت سے احمدی اپنے ذاتی حقیر کاموں یا محض سستی کی وجہ سے نماز باجماعت کو قربان کر دیتے ہیں۔اور پھر وہ مسلسل بے شرمی سے اور ذرّہ بھر بھی نادم ہوئے بغیر کلمہ کے الفاظ دہراتے ہیں اور اپنے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔جیسا کہ میں نے کہا زبانی دعویٰ ہرگز کافی نہیں۔بلکہ ضروری ہے کہ اس کے ساتھ انسان کے اعمال اور اس کا کردار اس کے دعوے کے حق میں لازماً گواہی دے رہے ہوں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول اور محبوب ترین خادم تھے۔اس کے باوجود خشیت الٰہی آپ پر ہمیشہ حاوی رہتی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو مسلسل ہشیار رہنے کی تلقین فرمائی تا کہیں وہ غفلت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں یا اس کی محبت سے محروم نہ ہو جائیں۔صحابہ کرامؓ کی کئی روایات ہیں جن سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے اور انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے حوالے کر دیتے تھے۔مثلاً روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب صحابہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلوت میں عبادت کرتے ہوئے دیکھا تو آپ کی حالت یوں بیان کی کہ گریہ وزاری اور بُکا سے آپ کی ہچکیاں بندھ جاتی تھیں۔(سنن النسائی، کتاب الکسوف، باب نوع آخر، حدیث 1483) اور بعض صحابہؓ نے نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کو یوں بیان کیا کہ گویا چکّی چل رہی ہو۔(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب البکاء فی الصلاۃ، حدیث 904) اور بعض نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا یہ عالم بیان کیا کہ روتے ہوئے سینے سے ہنڈیا اُبلنے کی طرح آواز آتی تھی۔(سنن النسائی، کتاب السھو، باب البکاء فی الصلاۃ، حدیث 1215)

عبادت، خشیت الٰہی اور عشق الٰہی کے یہ بے نظیر معیار تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر فرمائے اور جو تمام انسانیت کیلئے ایک نمونہ ہیں۔ذکر الٰہی اور خدا تعالیٰ کی حمد و شکر میں بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ ترین معیار کو پہنچے ہوئے تھے۔دن ہو یا رات، عالم خواب ہو یا بیداری، خلوت ہو یا جلوت کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خالق کی یاد سے غافل نہیں ہوئے۔صحابہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے بعض دفعہ میں ستّر سے بھی زائد مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبیؐ فی الیوم واللیلۃ، حدیث 6307)

ذرا تصور کریں! اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی شدت سے استغفار کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی تو پھر ہمارے لئے مسلسل استغفار کرنا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا کتنا ضروری ہوگا۔یقیناً استغفار کی اہمیت پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے کیونکہ استغفار سے ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف مرکوز رہتی ہے اور گناہوں اور بداعمال سے ہم محفوظ رہتے ہیں۔

مزید برآں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا انتہائی ضروری امر ہے اور نماز شکر ادا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔(صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب قیام النبیؐ اللیل، حدیث 1130) ذاتی طور پر نماز سے محبت کے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز حقیقی معنوں میں آپ کے دل اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھی (سنن النسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، حدیث 3391) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل دعا کیا کرتے تھے کہ ’’اے میرے ربّ مجھے اپنا ذکر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا۔‘‘ (سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب رب اعنی ولاتعن علی ......حدیث 3551)

جہاں تک قرآن کریم سے محبت اور اسکی تعلیمات کی پیروی کا تعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس میں بھی کامل نمونہ تھا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن تھے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 8، صفحہ 305، حدیث 25816، مسند عائشہؓ، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) یعنی جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق جاننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ قرآن کریم پڑھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ہر ذرّہ کلام الٰہی سے پیار میں اس قدر لپٹا ہوا تھا کہ کلام الٰہی سنتے وقت آپؐ پر رقّت طاری ہو جاتی اور آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کچھ قرآن سناؤ! جب وہ اس آیت پر پہنچے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (سورۃ النساء:42) پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امّت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے۔اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضبط نہ کر سکے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہ نکلی۔ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: بس کرو۔(سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ النساء، حدیث 3024)

ایک اور روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجھے ایک رات گزارنے کا موقع ملا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کی تلاوت شروع کی اور رو پڑے یہاں تک کہ روتے روتے گر گئے۔پھر بیس مرتبہ بسم اللہ پڑھی۔ ہر دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روتے روتے گر پڑتے۔آخر میں مجھے فرمانے لگے کہ وہ شخص بہت ہی نامراد ہے جس پر رحمٰن اور رحیم خدا بھی رحم نہ کرے۔(اتحاف السادۃ شرح احیاء علوم الدین، جلد 5، صفحہ 88 تا 89، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثالث، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پس آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم رحمٰن و رحیم خدا کے آگے جھکیں، اس کی عبادت کریں، اسکے آگے روئیں، اس کیلئے اپنے دلوں کو کھولیں اور اسکے احسانات اور افضال کے طلبگار ہوں اور یہ دعا کریں کہ ہم کبھی بھی بے نصیبوں میں شامل نہ ہوں۔

ابھی تک میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معیار عبادت اور تعلق باللہ کے حوالہ سے آپؐ کے کامل نمونہ پر بات کی ہے جس سے ہمیں کلمہ کے پہلے حصہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی ’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں‘‘ کی بہتر تفہیم ہوتی ہے اور اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح حقوق اللہ کی ادائیگی کیا کرتے تھے۔مگر یہ یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ہی کامل طور پر اپنے معاشرے اور بنی نوع انسان کے حقوق بھی ادا کیا کرتے تھے۔اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اس پہلو پر بھی توجہ کریں تا کہ ہمیں ’’مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ‘‘ کی مکمل تفہیم ہو جائے۔یعنی اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔جب ہمیں یہ تفہیم ہو جائے گی تب ہی ہم اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اللہ کے رسول کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دیتے تھے اور آپ کس طرح رحمۃ للعالمین کے طور پر ایک لازوال حقیقی سرچشمہ ثابت ہوئے۔آپ کے اخلاق بے عیب، ہر قسم کی تنقید سے بالا اور نمونے کے لحاظ سے حقیقی طور پر کامل تھے۔

مومن کی بنیادی صفات میں صادق اور امین ہونا اور اپنے عہدوں کا ایفا کرنا ہے۔چنانچہ مخالفین اسلام بھی اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صفات میں انسانیت کیلئے بہترین نمونہ پیش فرمایا ہے۔مثلاً ابوسفیان کی اُس وقت کی گواہی جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانی دشمن تھا بہت اہمیت کی حامل ہے۔قیصر روم نے جب ابوسفیان سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیروکاروں کو کیا تعلیم دیتے ہیں تو ابوسفیان نے گواہی دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز، سچائی، پاکدامنی، ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب دعا النبیؐ الی الاسلام.......حدیث 2941)

جیسا کہ میں نے کہا یہ ایک جانی دشمن کا بیان تھا اور یہ اس بات کی گواہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا پیغام دیتے تھے۔حالات خواہ کتنے ہی کٹھن ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل سچائی، ایمانداری اور دیانتداری ہمہ وقت عیاں ہوتی تھی۔مثلاً غزوات اور جنگوں میں یہ تصور عام تھا کہ فاتح قوم اپنے مدمقابل کا مال لے سکتی ہے اور اس کے مال و اسباب کو لوٹنا جائز ہے۔تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل اسکے بالکل برعکس تھا۔ذاتی مفاد کی بجائے، اپنے آپ کو اور اپنے پیروکاروں کو مالدار بنانے کی بجائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا یہ تقاضا تھا کہ ہرگز کسی قسم کی ناانصافی روا نہ رکھی جائے۔

مثلاً غزوہ خیبر جو یہودیوں کے خلاف لڑا گیا بہت کٹھن، مشکل اور طویل غزوہ تھا۔اس وقت بھوک اور فاقے کے ایام بڑھ گئے۔ یہود کے ایک حبشی چرواہے نے اسلام قبول کرلیا اور سوال پیدا ہوا کہ اس کے سپرد یہود کی بکریوں کا کیا کیا جائے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حال میں امانت کی حفاظت کرنے کا فیصلہ فرمایا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی بھوک اور فاقہ جیسی قربانی دے دی مگر کیا مجال کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت میں کوئی فرق آیا ہو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں کا منہ قلعے کی طرف کرکے انکو ہانک دو۔خدا تعالیٰ ان کو ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔(سیرت ابن ہشام، جلد 2 صفحہ 213 تا 214، باب ذکر المسیر الی خیبر، مطبوعہ دار الکتب العربی بیروت 2008ء)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت بھی اپنے مدمقابل کے حقوق کا خیال رکھا اور اس طرح امانتوں اور حقوق العباد ادا کرنے کی ایک بے نظیر مثال قائم فرمائی۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی جنگ کے بعد کوئی معاہدہ طے فرماتے تو آپ خود بھی معاہدہ کے پابند رہتے اور اس بات کو یقینی بناتے کہ دوسرے مسلمان بھی اس کے پابند رہیں۔مثال کے طور پر صلح حدیبیہ کے بعد بعض اوقات مسلمانوں کی جانوں کو خطرہ تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معاہدہ سے کبھی ادھر اُدھر نہ ہوئے اور مسلسل معاہدہ کا پاس رکھتے خواہ خطرہ کتنا ہی بڑا ہوتا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہ صرف تعلیم دی بلکہ ہر لحاظ سے عملی طور پر دکھایا کہ کس طرح ہمیں لازماً دین کو دنیا کے ہر معاملہ پر مقدم رکھنا ہے۔اور ہم سب احمدی بار بار یہ عہد دوہراتے ہیں۔لیکن افسوس کہ جب بھی کوئی ذاتی معاملہ کھڑا ہوتا ہے تو بہتیرے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔مثلاً سورۃ الجمعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب جمعہ کی نماز کیلئے بلایا جائے تو خرید و فروخت کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو۔(سورۃ الجمعۃ:10) لیکن ہم میں سے بھی بعض ایسے ہیں جو اس قرآنی حکم کی پرواہ نہیں کرتے۔پس میں تمام خدام کو کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اس تعلیم کو اپنے ذہنوں میں راسخ رکھیں اور دنیاوی معاملات کی بجائے جمعہ پڑھنے کو مقدم رکھیں۔

جہاں تک دنیاداری اور دنیاوی مال کے حصول کا تعلق ہے اس کیلئے ہمیں اس حدیث کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار تشریف لے گئے، لوگ آپؐ کے دائیں بائیں تھے۔آپؐ ایک چھوٹے کانوں والے مُردہ بکروٹے کے پاس سے گزرے، آپؐ نے اس کا کان پکڑ کر صحابہ سے فرمایا کہ تم میں کوئی اسے ایک درہم میں لینے کو تیار ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم اسے کیا کریں گے؟ ہمیں ہرگز یہ کسی چیز کے عوض لینا بھی گوارا نہیں۔آپؐ نے پھر فرمایا کہ کیا تم پسند کروگے کہ تم اسے لے لو؟ انہوں نے پھر جواب دیا کہ اگر یہ زندہ بھی ہوتا تو چھوٹے کانوں کا عیب اس میں تھا۔اب مردہ ہونے کی حالت میں بھلا اس کی کیا حیثیت ہوگی؟ اس پر آپؐ نے فرمایا ’’خدا کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مردہ بکروٹے سے بھی زیادہ ذلیل اور حقیر ہے۔‘‘ (صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المومن...... الخ، حدیث 7418) اس لئے دنیاداری کے حصول میں نہ لگے رہو بلکہ ہمیشہ قُربِ الٰہی اور رضائے الٰہی کو ترجیح دو۔

مزید برآں دنیادار لوگوں میں یہ سوچ عام ہے کہ کسی حد تک تجارت اور کاروبار میں جھوٹ اور دھوکہ بازی جائز ہے۔ایسا رویہ بھی اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دنیا کو دین پر مقدم رکھا جا رہا ہے نہ کہ دین کو دنیا پر۔کیونکہ اللہ

تعالیٰ نے ہر قسم کے جھوٹ اور دھوکہ بازی کو گناہ قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو نصیحت فرمائی کہ سودا کرتے وقت کسی جھوٹ یا لغو بات کا بھی امکان ہوتا ہے اس لئے کوئی بھی سودا کرنے سے پہلے کچھ صدقہ دے دینا چاہئے تاکہ ہر قسم کے ضرر سے محفوظ رہیں۔ (سنن النسائی، کتاب الایمان والنذور، باب فی اللغو والکذب، حدیث 3830)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی بازار میں تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے ”اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار اور جو اس کے اندر ہے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں اور میں اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ بازار میں کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا گھاٹے والا سودا کروں۔“ (مستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبی، جلد 2، صفحہ 753، حدیث 1977، حدیث رافع بن خدیجؓ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز ریاض 2000ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے پیروکاروں کو ہمیشہ یاد دلاتے رہتے تھے کہ ایک تاجر دھوکہ کی بنیاد پر، اشیاء کی قیمت یا معیار کو بڑھا چڑھا کر تو بیچ سکتا ہے لیکن ایسی تجارت میں کوئی برکت نہیں پڑ سکتی۔ اسکے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امانتدار اور سچے مسلمان تاجر کو خوشخبری دی ہے کہ وہ قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (سنن الترمذی، ابواب البیوع، باب ماجاء فی التجار……، حدیث 1209)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ داروں سے حسن سلوک کی اہمیت اور صلہ رحمی کی برکات پر بھی بہت زور دیا ہے۔ اس حوالہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”صلہ رحمی یہ نہیں کہ رشتہ داروں کے حسن سلوک کا بدلہ دیا جائے۔ اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ رشتہ توڑنے والے سے جوڑنے کی کوشش کرے۔“ (مسند احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 373، حدیث 15703، مسند معاذ بن انسؓ، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) یقیناً آج یہ ایک انتہائی اہم اور زرّیں اصول ہے اور اگر ہمارے نوجوان اس اصول پر توجہ کریں تو بہت سے گھریلو مسائل ختم ہو جائیں۔ مخلوق کی ہمدردی کے حوالہ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کا نمونہ سب سے اعلیٰ تھا۔ آپ کبھی بھی کمزور اور حاجتمندوں کی مدد کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور یہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرے گا اور اگر وہ کسی مسلمان بھائی کی مشکل دُور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی مشکلات دُور کرے گا اور اگر وہ اپنے مسلمان بھائی کی غلطی کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی غلطیوں کی پردہ پوشی کرے گا۔ (صحیح البخاری، کتاب المظالم والغضب، باب لایظلم المسلم المسلم ولایسلمہ، حدیث 2442)

ایک بہت اہم حدیث جس کا علم ہم سب کو ہونا چاہئے وہ یہ ہے کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ اور سلامت رہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، حدیث 10) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو جاننے کے باوجود ہم میں سے بہت سے ان پر عمل کرنے سے قاصر ہیں۔ اگر لوگ اس تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے تو نجی سطح پر بھی اور معاشرتی سطح پر بھی نفرتوں اور تنازعات کا خاتمہ ہو جاتا۔ اس حدیث میں مسلمانوں کو صرف یہ حکم نہیں دیا گیا کہ وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے باز رہیں بلکہ یہ حدیث انہیں رفاہی کاموں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے کیونکہ حدیث کے گہرے معانی تقاضا کرتے ہیں کہ مسلمان فعّال ہو کر انسانیت کی مدد اور خدمت کرے۔ اس کا اعلیٰ ترین نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود تھے جو ہر لحظہ خود اپنے ہاتھوں سے حاجتمندوں کی مدد کرنے کیلئے تیار رہتے اور معاشرے کے تمام محروم اور غیر محفوظ لوگوں پر پیار اور محبت کی بارش برساتے تھے۔

کئی مواقع پر غریب اور مستحق لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد جاتے وقت یا راہ چلتے روک لیا کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہ چِڑتے اور نہ ہی بے صبری کا مظاہرہ کرتے بلکہ انتہائی محبت، لگن اور توجہ سے اُن کی باتوں کو سنتے اور اُنہیں حوصلہ دیتے اور ان کی مدد فرماتے۔ حقیقت میں ہمیں لازمًا اس پاک نمونہ سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور ہمیں احساس ہونا چاہئے کہ ایک حقیقی مسلمان وہ ہے جو دوسروں کے دُکھ اور درد کو اپنا سمجھنے والا ہے۔

گھر میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین عملی نمونہ قائم فرمایا اور اپنے اہل وعیال کی روحانی اور اخلاقی ترقی کا خیال رکھا۔ مثال کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فیملی کو رات کے وقت نماز کیلئے جگاتے (صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان، حدیث 2024) اور دوسرے مسلمانوں کو بھی تلقین فرماتے کہ ایسا کیا کریں۔ (سنن ابوداؤد، ابواب قیام اللیل، باب قیام اللیل، حدیث 1308) پس ہمارے مَردوں کو نہ صرف خود مقررہ وقت پر نماز ادا کرنی چاہئے بلکہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ گھر کے افراد بھی بروقت نماز ادا کر رہے ہیں اور نمازِ فجر کیلئے اُٹھ رہے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی طرف مجلس خدام الاحمدیہ کو خاص توجہ دینی چاہئے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل وعیال کے گھر میں بھی بہترین نمونہ قائم فرمایا اور عورتوں کے حقوق قائم فرمائے۔ بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زور دیا کہ مرد اپنی بیوی کے ساتھ پیار، محبت اور شفقت سے پیش آیا کرے اور اُس کی عزت کیا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ حسن سلوک میں بہتر ہے اور مَیں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوں۔ (سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب فی فضل ازواج النبیؐ، حدیث 3895) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اوقات مرد اور عورت کے درمیان کسی عیب یا کسی عادت کی وجہ سے جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو دوسرے میں کوئی عیب نظر آتا ہے یا اُس کی کوئی ادا ناپسند ہے تو کئی باتیں اس کی پسند بھی ہوں گی جو اچھی بھی لگیں گی، اُن کو مدّنظر رکھ کر ایثار کا پہلو اختیار کرتے ہوئے موافقت کی فضا پیدا کرنی چاہئے۔ (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، حدیث 3645) اس تعلیم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں بہت ہی خوبصورت اور حکمت سے پُرنصیحت فرمائی کہ کس طرح اپنے گھروں میں امن وسکون قائم رکھا جا سکتا ہے۔

ایک مرد کا اپنی بیوی سے نرمی اور شفقت سے بات کرنا بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس حوالہ سے حضرت عائشہؓ نے گواہی دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم۔ عام آدمیوں کی طرح بِلاتکلف گھر میں رہنے والے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ اپنی ساری زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی کسی بیوی پر ہاتھ نہیں اُٹھایا اور نہ ہی کبھی کسی خادم کو مارا۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب مباعدہ للآثام…… حدیث 6050) حالانکہ آپ ایک ایسے دَور میں رہتے تھے جس میں ایسا کرنا عام سمجھا جاتا تھا۔ افسوس کہ آج بھی کئی مردوں کو چھوٹی چھوٹی حقیر باتوں کی وجہ سے اپنی بیویوں پر غصہ آجاتا ہے۔ مَیں مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران کو تاکید کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی اَناؤں کو چھوڑ دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو اپنائیں کیونکہ آپؐ عاجزی میں سب سے اعلیٰ تھے۔ یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ مرد جو اپنی عورتوں سے اچھا سلوک نہیں کرتا تقویٰ شعار لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتا۔

مَیں نے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چند خوبیوں کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی لاتعداد مثالیں ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل نمونہ کو زندگی کے ہر حصہ میں ظاہر کرتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی باتیں سُن لینا یا پڑھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ ہم سب کو لازمًا اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آپؐ کے نمونہ کو اپنانے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہم ایسا کرنے والے ہوں گے تب ہی ہم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کے حقیقی معانی اور مقام کو سمجھنے والے ہوں گے۔ اور تب ہی ہم یہ دعویٰ کرنے کے لائق ہوں گے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اور ہم اپنی زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کے عہد کو پورا کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی زندگی کی جو بنیاد ہے یعنی کلمہ اس کے تقاضوں کو پورا کر رہے ہیں۔

آخر پر مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں جس میں آپ نے اپنی جماعت سے وابستہ توقعات پر روشنی ڈالی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کے لیے نہیں ہے جیسے عام دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے کہ پوچھو تم مسلمان ہو؟ تو کہتے ہیں شکر الحمدللہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس مَیں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمّی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لیے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے۔ وہ گویا اپنے عمل سے میری عدمِ ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سُود ہے، تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔“

فرمایا: ”خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بِدُوں زندہ نہیں رہ سکتی۔“ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 282، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اس کے مطابق ہمیں ہمیشہ اپنی حالتوں کو بہتر بنانے، اپنی اصلاح کرنے اور مخلص مسلمان بننے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ جب ہم یہ الفاظ کہیں کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں“ تو ہم اس کے حقیقی معانی سمجھنے والے ہوں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کیلئے از خود متحرک ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن تھا کہ دنیا اپنے خالق کو پہچانے اور خدا تعالیٰ کی توحید کو مانے اور یہ کہ بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرے۔ ہمیں ذاتی طور پر از خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا کی اکثریت اسلام کو ایک شدّت پسند مذہب تسلیم کرتی ہے اور دہشتگردی کو ہَوا دینے والا مذہب سمجھتی ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کی سعی کرنی چاہئے تاکہ دنیا کو سمجھ آجائے کہ اسلام درحقیقت ایک امن پسند مذہب ہے جو یہ چاہتا ہے کہ انسان اپنے خالق کو پہچانے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے۔

اللہ کرے کہ ہم اپنے طرزِ عمل سے دنیا کو اس بات پر قائل کرنے والے ہوں کہ حقیقی مسلمان وہ ہیں جو پیار کے پُل بنانا چاہتے ہیں اور جو معاشرے کی ہر سطح پر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم اپنے عملی نمونہ سے یہ ظاہر کرنے والے ہوں کہ حقیقی مسلمان وہ ہیں جو ہر بدامنی اور ہر تنازعہ کو دنیا سے ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس عظیم مقصد کو پورا کرنے والے ہوں، اسلام کی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور دنیا کے ہر حصہ میں اسے پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ یُوکے کو مسلسل برکت دیتا چلا جائے اور ہر لحاظ سے دنیا میں تمام خدّام کو برکت دے۔ آمین۔

(اردو ترجمہ: فرّخ راحیل)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 9 فروری 2018)

……☆……☆……☆……

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K

All kinds of Readymade Garments

Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9011: مَیں شیخ عبد القادر ولد مکرم شیخ کفایت اللہ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 66 سال پیدائشی احمدی، ساکن قدم پڑاچھک (کنواس) ڈاکخانہ بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائداد کی تفصیل بعد میں پیش کی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/60,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق العبد: شیخ عبد القادر گواہ: ٹیکایت علی محمد

مسل نمبر 9012: مَیں سید وسیم احمد ولد مکرم سید سلام الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن قاضی محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق العبد: سید وسیم احمد گواہ: عمران خان

مسل نمبر 9013: مَیں فائقہ بیگم زوجہ مکرم فرید خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/جنوری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 3 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: فائقہ بیگم گواہ: ادریس خان

مسل نمبر 9014: مَیں کنیسہ بیگم زوجہ مکرم محمد وسیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ دری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 1.5 بھری 22 کیریٹ، حق مہر -/45,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: کنیسہ بیگم گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9015: مَیں خدیجہ بیگم زوجہ مکرم فقیر الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن نرگاؤں ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/نومبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 بھری 22 کیریٹ، زیور نقرئی 15 بھری، حق مہر -/15,500 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: خدیجہ بیگم گواہ: ارادت خان

مسل نمبر 9016: مَیں امۃ الرؤف کوکب زوجہ مکرم افتخار احمد احمدی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن مدینہ میدان روڈ ڈاکخانہ بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/جنوری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 55 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/51,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد احمدی الامۃ: امۃ الرؤف کوکب گواہ: مدثر احمد احمدی

مسل نمبر 9017: مَیں حُسین قمر جہاں زوجہ مکرم شیخ جابر حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن شنکر نگر (چھڑاک محلہ) ڈاکخانہ بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/اگست 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 گرام 22 کیریٹ، حق مہر کے عوض میں زرعی زمین 1 ایکڑ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: حُسین قمر جہاں گواہ: حمید احمد شاہ

مسل نمبر 9018: مَیں کرامت احمد خان ولد مکرم سخاوت علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 65 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق العبد: کرامت احمد خان گواہ: اسماعیل خان

مسل نمبر 9019: مَیں شمیمہ بیگم زوجہ مکرم نصیر احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم مشن انا تا بستی ڈاکخانہ ریل بہار بی ڈی اے کالونی ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/جنوری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 6 بھری 22 کیریٹ، حق مہر -/70,000۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: شمیمہ بیگم گواہ: شیخ مفسر احمد

مسل نمبر 9020: مَیں حرمت بی بی زوجہ مکرم اسلام محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: حرمت بی بی گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9021: مَیں مریم بی بی زوجہ مکرم احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی نصف گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: مریم بی بی گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9022: مَیں رشیدہ بیگم زوجہ مکرم شیخ مامون احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن رسول پور ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/18,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: رشیدہ بیگم گواہ: سید سہیل احمد طاہر

مسل نمبر 9023: مَیں سید فضل حبیب ولد مکرم سید فضل صادق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن فضل منزل (نزد ڈائٹ اسکول) ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق العبد: سید فضل حبیب گواہ: مجیب الحق

مسل نمبر 9024: مَیں شجاعت خان ولد مکرم بشیر خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 63 سال پیدائشی احمدی، ساکن مقتدی پور ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان 2 کمروں پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور

میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اسرافیل خان　　العبد: شجاعت خان　　گواہ: رسول خان

مسل نمبر 9025: مَیں لبیب احمد ولد مکرم شبیر الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 ر اگست 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: امیر الدین خان　　العبد: لبیب احمد　　گواہ: شیخ برہان الدین

مسل نمبر 9026: مَیں شیخ کلیم الدین ولد مکرم شیخ عزیز الدین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 ر اکتوبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 گونٹھ زمین پر مکان 5 کمروں پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　العبد: شیخ کلیم الدین　　گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9027: مَیں نور جہاں بی بی زوجہ مکرم شیخ شیھم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاشی پور ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 ر دسمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/5000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　الامۃ: نور جہاں بی بی　　گواہ: عمران خان

مسل نمبر 9028: مَیں امۃ الرّؤف بیگم زوجہ مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن بائی پاس (ہوٹل فردوس) بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 ر دسمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 10 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/60,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مدثر احمد احمدی　　الامۃ: امۃ الرّؤف بیگم　　گواہ: شیخ اعجاز احمد

مسل نمبر 9029: مَیں شمیمہ بیگم زوجہ مکرم مطلب محمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 ر ستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 4 بھری 22 کیریٹ، زرعی زمین 125 گونٹھ، رہائشی زمین مع مکان 12 گونٹھ۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　الامۃ: شمیمہ بیگم　　گواہ: جمال شریعت

مسل نمبر 9030: مَیں سید عبد القادر شمیم احمد ولد مکرم سید عبد المنان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن سرلونیا گاؤں (رگھوناتھ پور) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 ر فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/50,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　العبد: سید عبد القادر شمیم احمد　　گواہ: سید شاہد احمد

مسل نمبر 9031: مَیں ذاکرہ بی بی زوجہ مکرم حبیب الرحمن خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن LC-121/12 سالاشری وہار ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 ر جنوری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی نصف بھری 22 کیریٹ، حق مہر -/20,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　الامۃ: ذاکرہ بی بی　　گواہ: شیخ مفسر احمد

مسل نمبر 9032: مَیں آسمہ بیگم زوجہ مکرم شیخ اسحاق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: FR90/1 سالاشری وہار (سی ایس پور) ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا: کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 ر جنوری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 4 بھری 22 کیریٹ، حق مہر -/20,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　الامۃ: آسمہ بیگم　　گواہ: شیخ مفسر احمد

مسل نمبر 9033: مَیں شاہدہ بیگم زوجہ مکرم شیخ حلیم الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن FR43/3 سالاشری وہار ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 ر جنوری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 بھری 22 کیریٹ، حق مہر -/35000۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　الامۃ: شاہدہ بیگم　　گواہ: شیخ مفسر احمد

مسل نمبر 9034: مَیں شیخ عبد الحسیب ولد مکرم شیخ عبد الغفور صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 47 سال پیدائشی احمدی، ساکن LA39-HB بُرجنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 ر مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　العبد: شیخ عبد الحسیب　　گواہ: سید فضل حبیب

مسل نمبر 9035: مَیں آمنہ بیگم زوجہ مکرم شیخ عبد الحسیب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن LA39-HB برجنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 ر مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 4 کمروں پر مشتمل ایک مکان۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　الامۃ: آمنہ بیگم　　گواہ: سید فضل حبیب

مکرم الحاج سید اللہ بخش صاحب مرحوم کا ذکر خیر

خاکسار کے والد مکرم الحاج سید اللہ بخش صاحب ابن مکرم سید عبد اللہ صاحب مرحوم آف شموگہ کرناٹک مورخہ 30 ر اگست 2018 کو بعمر 73 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بکثرت درود شریف کا ورد کرنے والے، مساکین کے غمخوار، دعاگو، مہمان نواز، خلافت کے وفادار، بزرگان سلسلہ کا احترام کرنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کو متعدد جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ کے علاوہ بطور صدر جماعت ونڈ گور حاسن اور شموگہ خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح گلف میں بھی کئی جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بطور زعیم مجلس انصار اللہ شموگہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ دوسرے بیٹے مکرم ظفر اللہ صاحب بطور نائب صدر جماعت احمدیہ جکور، بنگلور خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 1 ستمبر 2018 کو جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے پڑھائی۔ بعدہ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور آپ کی اولاد کو آپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (سید عبد اللہ ابن مکرم سید اللہ بخش صاحب مرحوم)

دعائے مغفرت

مکرم محمد طاہر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پنکال اُڈیشہ مورخہ 30 ر جولائی 2018 کو بعمر 28 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف صوم وصلوٰۃ کے پابند، جماعتی خدمات میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور نہایت خوش اخلاق تھے۔ علاقہ کے ہندو مسلمان سب آپ کے اچھے اخلاق کے گرویدہ تھے۔ دوسروں کی مدد کرنا، لوگوں سے مسکراتے چہرہ سے ملنا آپ کے اوصاف حمیدہ تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ اور دو بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف سے مغفرت کا سلوک اور اپنی رضا عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین۔ (غلام حیدر خان، معلم سلسلہ پنکال)

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالب دعا: سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

Prop. Zuber Cell : 9886083030 9480943021

జుబేర్

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود

E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 جون 2018ء بروز ہفتہ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم جمال دین صاحب ابن مکرم شرف دین صاحب مرحوم (چک 11 تھل، ضلع جھنگ، حال سٹیونج، یو.کے)

31 مئی 2018ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان کا تعلق پونچھ صوبہ جموں کشمیر سے تھا اور آپ کے خاندان میں احمدیت کسوف و خسوف کا نشان دیکھ کر آئی۔ آپ کے والد نے حضرت مولوی محبوب عالم صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ بیعت کی اور اس کے بعد حضرت مولوی محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ (سبز پگڑی والے) ان کے گاؤں کا باقاعدہ وزٹ کرتے رہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں جماعت پر آنے والے ابتلاؤں میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ آپ جہاں بھی رہے جماعت کے ساتھ بہت پختہ تعلق رکھا۔ پاکستان میں لمبا عرصہ اپنی جماعت میں صدر اور سیکرٹری مال رہے اور اس کے علاوہ بھی مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی مقامی جماعت کی مسجد کی تعمیر میں رضا کارانہ طور پر کام کرتے رہے۔ نمازوں کے پابند، اطاعت گزار، بہت نیک، صالح اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

☆مکرم نعمت اللہ جتوئی صاحب
ابن مکرم منشی محکم الدین جتوئی صاحب (کراچی)

17 مارچ 2018ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ سے تھا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد کے ذریعہ آئی جنہوں نے خاندان کے بعض اور بزرگوں کے ساتھ مل کر 1925ء میں پہلے تو مربی سلسلہ لاڑکانہ مکرم مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب کے ذریعہ بیعت کی اور پھر 1930ء میں قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ مرحوم محکمہ آبپاشی سے بحیثیت اسسٹنٹ انجینئر ریٹائر ہوئے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ کراچی شفٹ ہونے کے بعد 2005ء میں جب مسن باڈہ میں مسجد اور مربی ہاؤس بنانے کی منظوری ہوئی تو آپ نے زمین کی خرید سے لے کر تعمیر تک کے تمام اخراجات خود ادا کئے اور اپنی نگرانی میں سارا کام کروایا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

....

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 جون 2018ء بروز منگل 12 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب (آکسفورڈ، یو.کے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

9 جون 2018ء کو آپ بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب (جنہوں نے پاکستان کا نام رکھا تھا) کے بھتیجے تھے۔ آپ کے والد مکرم چوہدری ابادان صاحب اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مرحوم بہت نیک، اطاعت گزار، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والے، ایک ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

....

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جون 2018ء بروز جمعۃ المبارک نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور باجوہ صاحب (ربوہ، حال سٹن، یو.کے)

7 جون 2018ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، سادہ مزاج، غریبوں کی ہمدرد بڑی نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے علاوہ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد سعید باجوہ صاحب (سابق ٹیچر ٹی آئی ہائی اسکول، ربوہ)

6 جون 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت خوش اخلاق، مہمان نواز، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ بچوں کی بڑی اچھی تربیت کی۔ رشتے نبھانے کا بہت سلیقہ رکھتی تھیں۔ ربوہ میں پرائمری گرلز سکول میں بطور معلمہ خدمت انجام دیتی رہیں۔ آپ کے میاں کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز حاصل ہے۔

(2) مکرمہ فرحت مجید صاحبہ
اہلیہ مکرم چوہدری مجید احمد صاحب (ناصر آباد غربی ربوہ)

8 مئی 2018ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ بڑے صبر و حوصلہ سے گزارا۔ بہت دیندار، خلافت اور سلسلہ کے ساتھ محبت کرنے والی، بڑی مخلص اور دعا گو خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چھ بیٹیاں اور چھ نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم شریف احمد صاحب ڈھیڑوی ریٹائرڈ انسپکٹر وقف جدید کی بھتیجی تھیں۔

(3) مکرم عبدالرشید صاحب (ووکنگ، یو.کے)

10 اپریل 2018ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ باٹا شو کمپنی میں ملازم تھے۔ ملازمت کے دوران سخت مخالفت کا سامنا رہا لیکن ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ اپنا گھر نماز سنٹر کے طور پر پیش کیا ہوا تھا اور یہ سلسلہ 26 سال تک جاری رہا۔ 2013ء میں یو کے شفٹ ہوگئے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بڑے دعا گو، ہمدرد اور خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے یو.کے میں زعیم انصار اللہ اور قاضی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب
(ڈسکہ، حال کراچی)

31 مئی 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ 1952ء میں روزگار کی تلاش میں ڈسکہ سے کراچی شفٹ ہوگئے اور ٹیلیفون اینڈ ٹیلیگراف کے سرکاری محکمہ میں ملازمت اختیار کی۔ آپ نے قائد مجلس ملیر، جنرل سیکرٹری حلقہ ماڈل کالونی، آڈیٹر مجلس انصار اللہ ماڈل کالونی کے علاوہ کراچی کے مختلف حلقوں میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب (سیکرٹری مال امارت گلشن جامی کراچی) کے والد تھے۔ آپکے ایک نواسے مکرم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور ایک اَور نواسے جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے اہل قرآن، قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو۔

(الفردوس دیلمی، جلد 5، صفحہ 298)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھو اور اس کے مضامین پر غور کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

(الفردوس دیلمی، جلد 5، صفحہ 298)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلامُ الامام

”جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد

کلامُ الامام

”مستقیم وہ ہے کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

پس ایک احمدی کو ہر قسم کے حقوق کی
ادائیگی کیلئے ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 اکتوبر 2008)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

کسی بھی قسم کی نیکی سے جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے
غفلت برتنا یا ان کے کرنے میں سستی دکھانا مومن کا شیوہ نہیں ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 اکتوبر 2008)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 13-September-2018 Issue. 37

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جلسہ میں آنے والے مہمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ جلسہ کا مقصد دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا ہے، اپنی علمی، عملی اور روحانی حالت کو بہتر کرنا ہے

احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں اور اسلام کی ترقی کیلئے دعا کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 ستمبر 2018 بمقام (جلسہ گاہ جرمنی) کارلسروئے، جرمنی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمد للہ آج سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ ایک اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ جلسہ سالانہ کیا ہے؟ جلسہ سالانہ کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرماتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے اور نہ ہی یہاں جمع ہونا کسی دنیاوی مقصد اور تعداد دکھانے کیلئے ہے یا دنیا پر کوئی دنیاوی اثر ڈالنے کیلئے ہے بلکہ یہاں جمع ہونے والوں کو خالصۃً للہ جمع ہونا چاہئے تاکہ جہاں اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانے والے ہوں اپنے علم اور روحانیت میں اضافہ کرنے والے ہوں وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ یہاں بعض لوگ آتے تو ہیں جلسہ میں شامل ہونے کیلئے لیکن حاصل کچھ نہیں کرتے سوائے اسکے کہ کچھ دوستوں کو مل لیا اور کچھ شغل کی باتیں ہو گئیں۔ ایسے لوگ پھر مسائل بھی کھڑے کرتے ہیں۔ بعض نوجوانوں اور بچوں کیلئے ٹھوکر کا باعث بھی بنتے ہیں۔ بعض بڑی کریہہ قسم کی حرکتیں بھی کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔ ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اور ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ پس سب سے پہلی بات آج جو میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہر ایک کو ذہن میں یہ بات اچھی طرح راسخ کر لینی چاہئے کہ یہ جلسہ خالصۃً روحانی جلسہ ہے۔ اس کا انعقاد اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ ہم تقویٰ میں بڑھیں اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور اس میں ترقی کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ کا مدعا اور مقصد تقویٰ بیان فرمایا اور تقویٰ کے متعلق آپ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اسے کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی بچو۔ حضور انور نے فرمایا: اب ہر ایک اپنا جائزہ لے تو خود ہی اپنا محاسبہ ہو جائے گا کہ کیا اس تعریف کے مطابق ہم باریک در باریک گناہ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس بات میں برائی کا شبہ بھی ہو اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟ ورنہ تقریریں سننا اور وقتی جوش دکھانا اور نعرے لگانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: تقویٰ کا اثر اسی دنیا میں متقی پر شروع ہو جاتا ہے۔ جس طرح زہر کا اثر اور تریاق کا اثر فوراً بدن پر ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو اور اس کا اثر ظاہر نہ ہو رہا ہو۔ تقویٰ پر چلنے والا کبھی برائی کے قریب جا ہی نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مَیں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے، اسے دوبارہ قائم کرے۔ حضور انور نے فرمایا: پس جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق تقویٰ اور طہارت کو قائم کرنے کی کوشش کرے گا وہی کامیاب ہوگا وہی حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں حقیقی احمدی ہے اور وہی اس جلسہ کے مقصد کو پورا کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جلسہ میں شامل ہونے والے دونوں طبقوں کو ان معیاروں پر اپنے آپ کو پرکھنا ہوگا جو میزبان ہیں ان کو بھی اور جو مہمان ہیں ان کو بھی۔ ان دونوں میں تقویٰ ہوگا تو یہ خصوصیات پیدا ہوں گی۔ پس اس حوالے سے دونوں کو میں ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف کچھ توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اگر دونوں میں یہ خصوصیات پیدا ہو جائیں تو جلسہ کا ماحول بھی خوشگوار ہوگا اور جلسہ پر آنے کا مقصد بھی پورا ہوگا۔ سب سے پہلے میں کارکنان یا میزبانوں کو توجہ دلاؤں گا کہ اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھیں۔ ہر حال میں مہمان کا خیال رکھنا ہے۔ نرم زبان استعمال کرنی ہے۔ عہدیداروں اور کارکنوں کا پہلا فرض بنتا ہے کہ نرم زبان استعمال کریں، عاجزی دکھائیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا یعنی لوگوں سے نرمی سے بات کیا کرو۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے اخلاق کے معیار قائم کرنے کیلئے بتائی ہے۔ یہ ایک عمومی ہدایت ہے ایک مؤمن سے ہر وقت ہی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے لیکن ان خاص حالات میں جبکہ کارکنان نے اپنے آپ کو جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کیلئے پیش کیا ہے۔ اگر کسی نے غلط رنگ میں یا سختی سے بات کر دی اور غلط بات کرنے والا جب یہ دیکھے گا کہ کارکن اس کا جواب نرمی سے اور عمدہ اخلاق سے دے رہے ہیں تو یہ عملی نمونہ خود بخود دوسرے کو اس کی غلطی کا احساس دلا کر عملی تربیت کرنے والا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میزان میں حسن خلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔

پس پہلی بات ہر کارکن کو اپنے پلے باندھ کر اس پر عمل کرنے والی جو ہے وہ یہی ہے کہ اعلیٰ اخلاق اس کے ہوں۔ پس دیکھیں کہ کتنا سستا سودا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ڈیوٹی کے بوجھ کی وجہ سے یا فلاں شخص کے انتہائی غلط رویے کی وجہ سے مجھے بھی غصہ آ گیا تو ہمیں ہمیشہ اپنے آقا و مولا اور مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنا چاہئے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ کون سی تکلیف تھی جو آپ کو نہیں پہنچی کون سی پریشانی تھی جو آپ کو نہیں ہوئی لیکن اسکے باوجود صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تبسم فرمانے والا نہیں دیکھا یہ ہے نمونہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے جو مہمانوں سے حسن خلق کے اظہار کیلئے ہمیں نصیحت فرمائی ہے اسے بھی ہر کارکن کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ مہمان کا دل مثل آئینہ ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کو عمومی ہدایت دیتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھو بہت سے مہمان آئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو بعض کو نہیں کرتے اس لئے مناسب ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ پس مہمانوں کی مہمان نوازی میں کسی قسم کی تخصیص نہیں ہونی چاہئے یہ نہ ہو کہ جاننے والوں کے ساتھ بہتر سلوک ہو رہا ہو اور جن کو نہیں جانتے ان کا صحیح خیال نہ رکھا جا رہا ہو یا ان سے روکھے طریقے سے مل رہے ہوں۔ پس اس لحاظ سے بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور پھر خاص طور پر جو غیر از جماعت مہمان آتے ہیں ان کیلئے ہر کارکن اور ہر احمدی جو جلسہ میں شامل ہو رہا ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا عملی نمونہ دکھا کر تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے۔

پس اس لحاظ سے آپ سب ایک خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں شامل ہونے والے بھی اور ڈیوٹی دینے والے بھی اور ہر شعبہ کے کارکن کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا شعبہ اہم ہے۔ ہر شعبہ صرف مہمانوں کی خدمت ہی نہیں کر رہا ہوتا بلکہ خاموش تبلیغ بھی کر رہا ہوتا ہے۔ پس اپنی ڈیوٹیوں کی اس اہمیت کو بھی سمجھیں۔ کھانے کی جگہ پر خیال رکھیں کہ اگر کوئی بے وقت بھی آ جاتا ہے تو جس حد تک ان کی مدد ہو سکتے ہے وہ کرنی ہے اگر نہیں کر سکتی تو خاموشی سے خوش اخلاقی سے جواب دیں۔

آنے والے مہمانوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس جلسہ میں اس لئے شامل ہو رہے ہیں کہ دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا ہے اپنی علمی، عملی اور روحانی حالت کو بہتر کرنا ہے۔ پس اگر یہ مقصد سامنے ہوگا تو کسی قسم کی رنجش اور شکایت دوسروں سے اور خاص طور پر کام کرنے والوں سے پیدا ہی نہیں ہوگی۔

پھر جرمنی کے رہنے والے مہمانوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں اور ایک لحاظ سے میزبان بھی ہیں۔ جو باہر سے آنے والے ہیں ان کی خاطر انہیں قربانی دینی چاہئے۔ اسی طرح غیر از جماعت مہمان جو آئے ہوئے ہیں ان کو بھی ہر احمدی کو اپنا نیک نمونہ دکھانا چاہئے۔ آپ سب کے نمونے دیکھ کر ہی غیروں کو اسلامی معاشرے کے خوبصورت نظارے نظر آئیں گے جہاں ہر احمدی عاجزی نرمی آپس کی محبت اور بھائی چارے کی مثال قائم کر رہا ہوگا وہ نظارے لوگوں کو نظر آئیں گے۔ اسی طرح بازاروں میں بھی اس وقت جائیں جب وقت ہو۔ بعض دفعہ لوگ زور دیتے ہیں کہ نہیں ہم نے جانا ہے ہمیں بھوک لگی ہے ان کیلئے شعبہ مہمان نوازی کو انتظام رکھنا چاہئے۔ پھر عورتوں کا بازار ہے اس میں بھی اور مردوں کے بازار میں بھی جلسہ کے تقدس اور ماحول کو ملحوظ رکھیں۔ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا کا جو قرآن کریم کا حکم ہے ہر شامل ہونے والے کیلئے یہ قرآنی حکم ہے۔ جلسہ کے اوقات میں جب پروگرام ہو رہے ہوں تو سوائے اس کے کہ کسی مجبوری سے اٹھ کر جانا پڑے، جلسہ کی کارروائی سنیں۔ ہر تقریر میں ہر احمدی کیلئے کوئی نہ کوئی ایسی بات ہوتی ہے جو اس کی زندگی بہتر کرنے کے کام آ سکتی ہے۔ اسی طرح جلسہ کے دوران بھی اور چلتے پھرتے بھی ان دنوں میں ذکر الٰہی درود اور استغفار پڑھتے رہیں کہ یہ ہر ایک کے ذاتی حالات کی بہتری کا بھی ذریعہ ہے اور جماعتی حالات کی بہتری کا بھی ذریعہ ہے اور امت مسلمہ جس دور سے گزر رہی ہے اسکے بہتر حالات کیلئے بھی دعا کریں۔ احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں اور اسلام کی ترقی کیلئے دعا کریں۔ ان ملکوں میں آ کر صرف اپنی دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے والا نہ بن جائیں بلکہ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ درود کے علاوہ ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مقصد کو ہمیں پورا کرنے والا اور اس کی برکات سے ہمیں حصہ دینے والا بنائے۔ عورتیں اپنے بچوں اور خاوندوں کیلئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں دین پر قائم رکھے اللہ تعالیٰ ہر ایسے ابتلاء سے بچا کر رکھے جس سے دین ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔ ہمیشہ صراط مستقیم پر چلنے والے ہوں۔ ان دنوں میں خاص طور پر اور عموماً بعد میں بھی نماز باجماعت کی پابندی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی رضا کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی روح کو سمجھتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: جب تک ہماری جماعت تقویٰ اختیار نہ کرے نجات نہیں پا سکتی۔ خدا تعالیٰ اپنی حفاظت میں نہ لے گا۔ پھر آپ فرماتے ہیں گھروں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو صدقہ وخیرات دو گناہوں سے بچو تا اللہ رحم کرے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں جلسہ کے فیض سے فیض حاصل کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں جو آپ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں ان سے حصہ پانے والے ہوں اور ان دنوں میں بھی حصہ پانے والے ہوں اور بعد میں بھی ہم ان کے وارث بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ نیکیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad